فیصلۂ مغفرتِ ذنب

از :

اشرف العلماء علامہ ابوالحسنات محمد اشرف سیالوی

مع تصدیقات :

قائد اہلسنّت علامہ شاہ احمد نورانی و دیگر علمائے پاک و ہند و کشمیر

جماعتِ اہلسنّت (حیدرآباد)

فیصلۂ مغفرت ذنب

از :

اشرف العلماء علامہ ابوالحسنات محمد اشرف سیالوی

مع تصدیقات :

قائد اہلسنّت علامہ شاہ احمد نورانی و دیگر علمائے پاک و ہند و کشمیر

۳ رجب المرجب ۱۴۲۱ھ

جماعت اہلسنّت (حیدرآباد)

عدیم پبلیکیشنز
عدیم پبلیشنگ ہاؤس
12، گلاب شاہ، گاڑی کھاتہ، حیدرآباد۔

مطبوعہ: دی پرنٹنگ ماسٹرز، حیدرآباد۔ فون: 20767

مناظر اہل سنت حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب زید مجدہ کے تحریر کردہ فیصلے سے چند

اقتباسات

(۱) یہ الزام کہ وہ (صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر) انبیائے کرام کو بالعموم اور سید انبیاء ﷺ کو بالخصوص گناہ گار مانتے ہیں اور وہ بھی ان کی درس کی کیسٹ کی بناء پر سراسر بے بنیاد الزام ہے اور اس کے افتراء بہتان ہونے میں قطعاً کوئی شک وتردد نہیں ہو سکتا چونکہ بندہ نے اس کیسٹ سے طویل اقتباس آپ کی خدمت میں پیش کر دیا ہے نیز اس پر متنوع تکفیری فتوے بھی خود بخود ختم ہو جاتے ہیں۔

(۲) صحابہ کرام کو گناہوں میں ڈوبا ہوا ماننا۔ اس الزام کا بھی حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کو صاحبزادہ صاحب کا عقیدہ قرار دے کر گستاخ صحابہ کی صف میں لاکھڑا کرنا تحکم اور سینہ زوری ہے جب کہ اکابرین کے کلام میں بھی اس قسم کی ترجمانی موجود ہے۔

(۳) ان کو گستاخی رسول کا مرتکب ٹھہرانا سراسر زیادتی ہے۔ البتہ اعلحضرت کے متعلق الفاظ کی سنگینی نظر انداز نہیں کی جاسکتی۔

(۴) اندریں صورت صرف اعلحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام سے ہی نہیں بلکہ دیگر سابقین واسلاف کرام کے کلام سے بھی منجملہ دیگر تاویلات کے یہ تاویل بھی ثابت ہے تو اس کو گستاخی قرار دے کر تکفیر و تفسیق و تضلیل سے کام لینا سراسر زیادتی اور

تحکم اور سینہ زوری ہے اور ان فتاوی کے غیر مستحق پر ایسے فتاوی عائد کر کے اپنے نامہ اعمال سیاہ کرنے اور تکفیر و تضلیل کا وبال اپنے سر لینے کا باعث ہے۔ اعاذنا اللہ منہ

(۵) صاحبزادہ ابو الخیر محمد زبیر صاحب سے اگر اعلحضرت کے ساتھ اختلاف اور زبان کی درشتی پر مواخذہ ضروری ہے تو اس سے شدید تر مواخذہ کے حقدار وہ حضرات بھی ہیں جنھوں نے بلا تحقیق و تفتیش اس قدر سنگین فتوے زبیر صاحب پر لگانے اور ان کو اہل سنت سے خارج کرنے اور گستاخان رسول ﷺ کے زمرہ میں شامل کرنے کی سعی فرمائی اور رسائل و کتب چھاپ کر ان کی مقدور بھر تذلیل و تحقیر کا سامان کیا اور دیوار سے لگانے کی مذموم سعی کی۔

(۶) الحاصل اصل مسئلہ میں مولانا محمد زبیر صاحب نے اہل سنت کے مسلک سے بالکل انحراف نہیں کیا اور ان کا رسالہ اور درس کی کیسٹیں اس پر شاہد عدل ہیں۔

(۷) احباب حیدر آباد نے زبیر صاحب کی کیسٹ سے چند عبارتیں سیاق و سباق سے کاٹ کر لکھ کر بھیجیں اور بندے نے ان کا جواب تحریر کر دیا۔ دراصل مسئلہ کے بجائے ان لوگوں نے اپنی ذاتیات کو مقدم کیا ہوا ہے۔

(۸) معلوم ہوتا ہے کہ ان کو فقط فتوے لگانے کی جلدی تھی زبیر صاحب کا نظریہ حقیقی کیا ہے اور اس درسی تقریر میں وہ کیا بات ثابت کرنا چاہتے ہیں اس سے کوئی غرض نہیں تھی۔

فہرست

علمائے کرام

علمائے اندرون سندھ

نمبر شمار		صفحہ نمبر

علمائے فیصل آباد

علمائے گوجرہ ٹوبہ

علمائے سرگودھا

علمائے جہلم

علمائے گجرات

علمائے منڈی بہاؤالدین

علمائے پنڈی و اسلام آباد

علمائے چکوال

علمائے میاں والی

علمائے خوشاب

علمائے سیالکوٹ

نمبر شمار		صفحہ نمبر
	علمائے گوجرانوالہ	
۱۵۹)	حضرت علامہ محمد غلام فرید سعیدی ہزاروی سیفی = مہتمم جامعہ فاروقیہ رضویہ	۱۱۴
۱۶۰)	حضرت علامہ ابو سفیان قاری محمد طفیل احمد رضوی نقشبندی = مہتمم دارالعلوم ریاض الجنۃ گوجرانوالہ	۱۱۳
۱۶۱)	حضرت علامہ ابو سعید محمد شریف ہزاروی = شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ ریاض المدینۃ	۱۱۵
۱۶۲)	حضرت علامہ حافظ محمد اشرف جلالی = مہتمم جامعہ جلالیہ رضویہ اشرف المدراس کاموکی	۱۱۶
۱۶۳)	حضرت علامہ ابو نعمان مفتی محمد حسین صدیقی = مہتمم دارالعلوم نعمانیہ نورالاسلام	۱۱۳
۱۶۴)	حضرت علامہ ابو ذیشان محمد اکبر نقشبندی = مہتمم جامعہ نوریہ عظمت الاسلام	۱۱۳
۱۶۵)	حضرت ابو نعیم محمد رحمت اللہ نوری = مہتمم وخطیب جامع مسجد نوری رضوی	۱۱۳
۱۶۶)	حضرت علامہ ابو عمر قاری محمد سلیم زاہد = مہتمم مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ	۱۱۳
	علمائے لاہور ۔ قصور	
۱۶۷)	حضرت علامہ محمد عبدالغفور الوری = سابق شیخ الحدیث انوار العلوم ملتان' مہتمم جامعہ فیاض العلوم ۔ رائے ونڈ	۱۱۷
۱۶۸)	حضرت علامہ قاری محمد زوار بہادر = مہتمم جامعہ محمدیہ رضویہ گلبرگ	۱۱۸
۱۶۹)	حضرت علامہ سید شبیر احمد ہاشمی خطیب چوکی = قصور	۱۱۹
	علمائے ساہیوال	
۱۷۰)	حضرت علامہ مفتی صاحبزادہ مظہر فرید شاہ = نائب مہتمم جامعہ فریدیہ ساہیوال	۱۲۰
۱۷۱)	حضرت علامہ ابو الحامد محمد احمد فریدی = مہتمم دارالعلوم جامعہ فریدیہ نظامیہ ۔ بصیر پور	۱۲۱

نمبر شمار		صفحہ نمبر

علمائے ملتان

علمائے مظفر گڑھ

علمائے ڈیرہ اسماعیل

علمائے بھکر

علمائے لیہ

علمائے ڈیرہ غازی خاں

نمبر شمار		صفحہ نمبر

علمائے سرحد

علمائے کشمیر

پیش لفظ

مغفرت ذنب کے مسئلہ نے اہل سنت والجماعت کو جب سخت انتشار سے دوچار کر دیا تو جماعت اہلِ سنت ضلع حیدر آباد کے بعض عہدیداران نے جماعت کی مرکزی قیادت سے اس مسئلہ کو حل کرنے کی درخواست کی جس پر جماعت اہلِ سنت کی مرکزی قیادت نے مفتی محمد اقبال صاحب (انوار العلوم ملتان) کو اس مسئلہ کے حل کے لیے مقرر کیا۔ انہوں نے جو فیصلہ تحریر کیا اس پر حضرت علامہ صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صاحب زید مجدہ کے کچھ تحفظات تھے جو انہوں نے جماعت اہل سنت کی شوریٰ و عاملہ کے اجلاس میں پیش کیے۔ جس پر جماعت کی مرکزی انتظامیہ نے اس مسئلہ کے حل کیلئے ایک نیا علماء بورڈ بنایا جس کا چیئرمین اور سربراہ مناظر اہل سنت حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب زید مجدہ کو مقرر کیا اور اس سلسلہ میں اب تک شائع ہونے والے فریقین کے تمام رسائل و کتب اور کتابچے پمفلٹ اور صاحبزادہ محمد زبیر صاحب اور مفتی محمد اقبال صاحب کے درمیان طویل مراسلت سمیت تمام علمی دستاویزات حضرت علامہ سیالوی صاحب کو روانہ کر کے ان سے اس مسئلے کو حل کرنے کی درخواست کی جسکو علامہ سیالوی صاحب نے قبول فرماتے ہوئے تمام علمی مواد کا بغور مطالعہ فرمانے کے بعد ایک تفصیلی فیصلہ تحریر فرمایا اس فیصلہ کی ایک نقل جماعت کی طرف سے مقرر کردہ اس مسئلے کے کنوینر علامہ محمد سعید احمد اسعد صاحب سے حاصل کر لی گئی اور اس پر مبلغ اسلام حضرت قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی مدظلہ العالی کی صدارت میں جماعت اہلِ سنت کے مقتدرہ علماء کے اجلاس میں اس فیصلہ کی تحریری توثیق تائید اور تصدیق کر دی گئی۔

جماعت اہلِ سنت ضلع حیدر آباد علامہ سیالوی صاحب کے اس فیصلہ کی کمپوزنگ کرا کے اس کتاب میں اسکو شائع کر رہا ہے ساتھ ساتھ اس فیصلہ کی اصل فوٹو کاپی اور حضرت قائد اہل سنت کی قیام گاہ پر اس فیصلہ کی توثیق کے سلسلہ میں لکھی جانے والی تحریر کی فوٹو کاپی اسپر ملک بھر کے تمام علماء اور مشائخ کی تصدیقات اور انکے دستخطوں کی فوٹو کاپیاں اس کتاب میں شائع کی جارہی ہیں۔ اس یقین کے ساتھ کہ اب اس معاملہ کو ختم سمجھا جائیگا اور اس معاملہ کو اب دوبارہ اٹھا کر اہلِ سنت کو انتشار سے دوچار نہیں کیا جائیگا۔

عہدیداران جماعت اہلِ سنت ضلع حیدر آباد
قاری عبدالعزیز نقشبندی
قاری عبدالرشید اعوان
نور محمد تسلیمی بھیا
حافظ محمد صادق نورانی

مقدمہ

از :۔۔۔علامہ محمد حسن حقانی صاحب زید مجدہ

مہتمم جامعہ انوار القرآن۔ کراچی

اب سے تقریباً ۱۰ سال قبل عصمت انبیاء کے موضوع پر صاحبزادہ مولانا ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر نقشبندی زید مجدہ نے لیکچر دینے کا پروگرام بنایا تھا۔ ان لیکچرز میں عقیدہ اہل سنت کے مطابق صاحبزادہ صاحب نے عصمت انبیاء خصوصاً عصمت النبی ﷺ کے حوالے سے بہت ہی صراحت اور وضاحت کیساتھ بتایا کہ آنحضرت ﷺ قبل اعلانِ نبوت بعد اعلانِ نبوت صغیرہ و کبیرہ، دانستہ و نادانستہ الغرض ہر قسم کے ذنوب اور گناہوں سے معصوم اور محفوظ ہیں۔ اس بارے میں امت مسلمہ متفق ہے۔ اسکے بعد انہوں نے قرآن و حدیث میں جہاں لفظ ذنب نبی کریم ﷺ کے لئے وارد ہوا تھا اسکی ویسے ہی متعدد توجیہات کیں جیسے کہ اکابرین نے کیں۔ زیادہ مشہور ترک اولیٰ والی روایت ہے وہ مراد لی۔ امام اہل سنت نے بھی متعدد مقامات پر ترک اولیٰ ہی مراد لیا ہے۔ مگر سورۃ فتح میں وارد آیۂ مبارک لیغفرلک اللہ الآیۃ میں ذنب سے مراد بجائے ترک اولیٰ کے متبعین اور پیروکار مراد لیے صاحبزادہ صاحب نے اعلیٰ حضرت کی اس تاویل پر اتنا اضافہ کیا کہ ایک حیثیت سے اس تاویل سے اختلاف کیا کہ ذنب سے یہاں متبعین و پیروکار مراد نہیں بلکہ احادیث نبویہ اور اکابر علماء و محققین اہل سنت کی تصریحات کی رو سے یہاں بھی بجائے متبعین کے ترک اولیٰ کے معنی مراد ہیں۔ لیکچرز کے تمام سیاق و سباق سے ہٹ کر اس حصہ کو بنیاد بنا کر صاحبزادہ صاحب کے خلاف بھرپور

آواز اٹھائی گئی کہ ذنب کی نسبت حضور کی طرف کر کے توہین رسالت کی ہے اور اعلیٰ حضرت کی تحقیق سے اختلاف کر کے گستاخی کا ارتکاب کیا ہے۔ یہ ہے وہ معرکہ اور متنازع فیہ مسئلہ جس کو بنیاد بنا کر صاحبزادہ صاحب کے خلاف کفر و گمراہی و فسق اور گستاخی کے فتوے لئے گئے اور اس کو شہرت دی گئی اور غلط طور پر تہمت طرازی اور بہتان باندھا گیا۔ یہ نقطہ آغاز ہے۔ اس معرکہ الآراء مسئلہ میں صاحبزادہ صاحب اس کے جواب میں "مغفرت ذنب" کے نام سے ایک کتاب منظر عام پر لائے جس کا پس منظر یہ ہے۔

اولاً = ان پر توہین رسالت کیس دائر کرنے کی کوشش کی گئی۔

ثانیاً = ناکامی ہونے کی صورت میں تکفیری فتووں کا سیلاب لایا گیا۔

ثالثاً = معاشرتی اور مذہبی بائیکاٹ کی تحریک چلائی گئی۔

رابعاً = خالص علمی مسئلہ کو عوامی سطح پر غلط طور سے پیش کر کے عوام میں اشتعال انگیزی اور نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔

خامساً = حقائق چھپا کر اپنے مزعومہ اعتراضات کی بنیاد پر رسالوں، کتابچوں، پمفلٹ پبلک تقاریر بیانات وغیرہ کے ذریعہ کردار کشی کی گئی۔

سادساً = غیر مہذب ناشائستہ مغلظات کی کثرت اور بہتانات۔

غرض :۔ ان سب کے ذریعہ صاحبزادہ صاحب کی علمی نسبی فکری دینی اور مذہبی حیثیت کو پامال کرنے بدنام کرنے کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا گیا۔ تکفیری فتاویٰ اور ارتکاب گستاخی رسول سے جو اشتعال ہونا تھا خوب ہوا۔ علمی تحریرات اور سوالات کے

جوابات صاجزادہ صاحب کی جانب سے خاموش انداز میں دیے جاتے رہے اپنے دفاع کے لیے انہوں نے مخالفین کا طرز اختیار نہیں کیا۔ صبر و تحمل برداشت اور تدبر سے کام لیا۔ آٹھ برس مکمل اس نامساعد کیفیت سے دوچار ہو کر احقاق حق کی کوئی صورت مخالفین کی طرف سے جب منظور نہیں کی گئی تو ان سب کے جواب میں انہوں نے اپنی صفائی میں "مغفرت ذنب" کے نام سے ایک کتابچہ لکھ کر شائع کرادیا جب کہ ساتھ ساتھ مسلکی مذہبی دینی نمائندہ تنظیم جماعت اہل سنت کے امیر اور ان کی کابینہ کے دیگر ارکان کیساتھ مراسلت بھی کرتے رہے۔ سوال و جواب اعتراض و جواب سب کچھ ہوا۔ امیر جماعت صاجزادہ مظہر سعید صاحب نے آٹھ برس پر محیط تمام مواد انوار العلوم کے مفتی محمد اقبال صاحب کے سپرد کیا کہ وہ اس بارے میں اپنی رائے قائم کریں۔ بقول صاجزادہ صاحب ضخیم صفحات پر مشتمل تحقیقی رپورٹ کا خلاصہ یہ ہوا کہ صاجزادہ صاحب مجرم نہیں ہیں۔ مگر پھر بھی مجرم ہیں۔

بہر حال جماعت اہل سنت کی طرف سے دوبارہ ایک نیا علماء بورڈ بنایا گیا جسکا چیئرمین اور سربراہ شیخ الحدیث والتفسیر و شیخ الفقہ استاذ العلماء حضرت علامہ مولینا محمد اشرف سیالوی صاحب مدظلہ العالی کو مقرر کیا گیا۔ جنہوں نے کافی عرق ریزی محنت و مشقت اور فریقین کے نقطہائے نظر کا عمیق مطالعہ کیا اور تقریباً ڈیڑھ سال قبل اپنا تحقیقی فیصلہ صادر فرمادیا۔ چونکہ اس مسئلہ میں مولانا محمد سعید احمد اسعد صاحب کو کنویئر بنایا گیا تھا اس لئے صاجزادہ صاحب نے ان سے کوشش کر کے ڈیڑھ سال کے بعد فیصلہ کی کاپی حاصل کرلی۔ اس کاپی کے حصول کے بعد غالباً صاجزادہ صاحب کے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس فیصلہ پر تصویب کرائی جائے چنانچہ ایک نشست علامہ شاہ احمد نورانی مدظلہ العالی کی قیام گاہ پر رکھی گئی جب کہ اس سے قبل صاجزادہ صاحب نے کراچی کے مقتدر اور جید علماء کو اس

فیصلہ کی کاپیاں بھجوادیں تاکہ وہ اسکا اچھی طرح سے مطالعہ فرمالیں۔ ۹ جولائی ۲۰۰۰ء کو یہ نشست رکھی گئی۔ بحث و مباحثہ کے بعد یہ رائے قائم ہوئی کہ شیخ الحدیث علامہ سیالوی صاحب کی حیثیت حکم کی تھی لہذا حکم شرعی کے مطابق اس فیصلہ کا نفاذ ہونا چاہیئے۔ احقاق حق اور فیصلہ کے مطابق صاجزادہ صاحب نے جن امور سے رجوع کرنا تھا غیر مشروط طور پر انہوں نے نہ صرف رجوع کیا بلکہ الفاظ واپس لئے اور معذرت کی یہ انکی مجاہدانہ جرأت تھی اور انکو جن جن الزامات سے بری کیا تھا اسپر شکر خدا بجالائے۔

اب اس علمی بحث کو ختم کرتے ہوئے اور اختلاف رکھنے والوں سے بھی اس مسئلے پر کسی بھی قسم کی تحریر و تقریر کے ذریعے اسکو نہ اچھالنے کی توقع رکھتے ہوئے اس کتاب میں یہ فیصلہ اور اسپر علماء کی تصدیقات شائع کی جارہی ہیں۔

میری یہ دعا ہے اور امید کرتا ہوں کہ تمام مقتدر علماء اہلِ سنت موافقین و مخالفین اس علمی مسئلہ پر وہ ہی روش اختیار کرینگے جو محدث اعظم مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ ابو البرکات حضرت شیخ القرآن مولانا عبدالغفور ہزارویؒ اور احقر کے مرشد حضرت سید مختار اشرف اشرفی جیلانی کے سامنے کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں متحدہ ہو کر مخالفین اسلام مخالفین دین مخالفین اہلِ سنت کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنکر مقابلہ کرنے کی ہمت حوصلہ اور توفیق عنایت فرمائے۔ مجھے امید ہے یہ دستاویزی کتاب ناظرین کے لئے مفید ثابت ہوں گی اور عوام اہل سنت کے لیے باعث اطمینان ہوں گی۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز

۲۶ ربیع الثانی ۱۴۲۱ء　　احقر محمد حسن حقانی قادری اشرفی

۲۹ جولائی ۲۰۰۰ء　　جامعہ انوار العلوم القرآن مدنی مسجد گلشن اقبال۔ بلاک ۵۔ کراچی

JANUARY 01, 1980 [illegible]

SAIYED MOHAMMED MADANI
ASHRAFI JILANI
Post KICHHAUCHHA SHARIF,
Dist. FAIZABAD (U.P.) PIN 224155 (INDIA)

سید محمد مدنی

SAJJADANASHIN
ASTANA-E-MOHADDIS-E-AAZAM
KICHHAUCHHA SHARIF
DIST. FAIZABAD (U.P.)

بسم الله الرحمن الرحيم

حامدا ومصليا ومسلما

لقد رأيت ما حققه الفاضل المحقق خير الاذكياء مولانا العلام ابو الخير محمد
[illegible]
زبير دامت بركاتهم العالية ولا زالت فيوضهم القدسية ثم الادلة الواضحة
فوجدته موافقا لافادات العلماء الاعلام والائمة الكرام رضوان الله تعالى
عليهم اجمعين ولما وجدته صحيحا فاقول تصديقا للجواب الاول الجواب
هو الجواب ولله در المجيب المصيب المثاب وللجواب الثاني هذا هو الحق
فماذا بعد الحق الا الضلال وللجواب الثالث الجواب صحيح والمجيب نجيح
وما زعم بعض الزاعمين ان الحديث المذكور في الجواب الثالث حديث مكذوب
ومخالف للثابت في الاحاديث الصحيحة القوية وبالغوا في الحط على من
يورده في مجلة او كتاب او بيان باسلوب شديد من الشتم والسباب
فنعوذ بالله من ذلك فان غرض العلماء من ذكر من يورد حديثا صحيحا من غير مذهبه
مقبول ولكن المعاندين لهم مسلك عجيب !! تراهم يستدلون لما يوافق
هواهم بالاحاديث ويغمضون عما في بعضها من ضعف ويدعمون
ما استطاعوا ان يدعموه منها فاذا صدموا بحديث يرد رأيهم اعرضوا
عنه وحاولوا تضعيفه جهد طاقتهم ولم يقبلوا حجية ولا تقويته و
امروا على التخلص منه وما هذا الا عناد وتكبر عن قبول الحق يصدق عليه
قول النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم حين سئل عن الكبر الذي
يمنع صاحبه من دخول الجنة "الكبر بطر الحق وغمط الناس" فنسأل الله

نوٹ :- ہندوستان کی دو عظیم علمی اور روحانی شخصیات شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں اشرفی جیلانی زید مجدہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ محدث اعظم کچھوچھہ شریف - اور خطیب ملت حضرت علامہ مولانا سید محمد ہاشمی میاں زید مجدہ نے مغفرت ذنب کے مسئلہ پر علامہ صاحبزادہ ڈاکٹر ابو الخیر محمد زبیر صاحب کے ان تمام نظریات اور افکار کی جو انکی کتاب مغفرت ذنب میں تحریر کئے گئے ہیں اور جو حضرت شیخ الاسلام کو سوال وجواب کی صورت میں ارسال کئے گئے تھے انکی مکمل تائید کرتے ہوئے ازراہ عنایت عربی میں اس مندرجہ بالا مکتوب گرامی سے سرفراز فرمایا جو شکریہ کے ساتھ اس کتاب میں شامل کیا جارہا ہے -

No 407
4-8-98

کچھوچھہ شریف

گرامی وقار عالی مرتبت حضرت علامہ صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب قبلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہونگے۔

آپ کا خط مع کتاب دستیاب ہوا۔ حضرت ان دنوں سری لنکا کے دورہ پر ہیں انکی واپسی ایک ماہ میں ہوگی۔ واپسی پر انشاء اللہ کتاب پیش کی جائیگی۔

ویسے جامع اشرف کے علماء کرام اساتذہ نے کتاب کا مطالعہ کیا اور آپ کی تائید میں موافقت کا اظہار کیا۔

کتاب واقعی علمی اور مستند ہے جسکی حقانیت وصحت پر کلام نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے باوجود اگر گروپ اسکو تسلیم نہ کریں تو یقیناً یہ انکی جہالت اور تخریب پسندی ہے

بہرکیف تمام اساتذہ کرام آپ کی خدمت ہدیہ مبارکبادی پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ مولیٰ تعالیٰ آپ کو حاسدوں کے شر سے محفوظ رکھے، صحت وعافیت اور عمر دراز عطا فرمائے تاکہ زیادہ سے زیادہ نسلیں آپ سے مستفید ہو سکیں آمین ثم آمین۔

تمام احباب کی خدمت میں ہدیۂ سلام۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمد قمر الدین اشرفی
استاذ جامع اشرف
درگاہ کچھوچھہ شریف

PHONE: 76159
STD: 05274

JAM-E-ASHRAF
Dargah Kichhauchha Sharif
Distt. Ambedkarnagar 224155 U.P.
INDIA

جماعت اہلسنت پاکستان

حوالہ نمبر: ...

مرکزی دفتر: ۹ میاں چیمبرز ۳ ٹیمپل روڈ لاہور۔ فون نمبر: 6367333، گھر: 6370660 تاریخ: 3-6-99

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

محبی فی اللہ حضرت ڈاکٹر صاحب

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ!

آپ کے تمام مراسلات مع مسودات موصول ہو گئے ہیں۔ ۱۹ مئی ۱۹۹۹ کو ملتان میں جماعت اہلسنت کی مرکزی انتظامیہ کے اجلاس میں نئے علماء بورڈ کی تشکیل کر دی گئی ہے۔ بورڈ کے سربراہ علامہ اشرف سیالوی صاحب ہیں اور اراکین شیخ القرآن غلام علی اوکاڑوی، مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی، مفتی عبدالحکیم شرف قادری، مفتی محمد اقبال سعیدی ہیں۔ آپ سے متعلقہ علمی مقدمہ بورڈ کے سپرد کر دیا گیا ہے اب اس کا فیصلہ علامہ اشرف سیالوی بورڈ کے بقیہ اراکین کی مشاورت سے فرمائیں گے۔ آپ ان ہی سے رابطہ کریں متعلقہ ریکارڈ بورڈ کے سربراہ کے نام دو چار دنوں میں ارسال کر دوں گا اگر ممکن ہو تو ایک کاپی آپ اشرف سیالوی صاحب کے نام ارسال کر دیں۔ اگر جماعتی سطح پر کسی کو آرڈینیشن کی ضرورت محسوس ہو تو علامہ سید احمد اسد آپ سے معاونت فرمائیں گے۔ مبینہ معاملہ سے متعلق اس کے بعد مجھے خط و کتابت سے معذور سمجھیں۔ امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ علامہ اشرف سیالوی صاحب کے نام جماعتی چٹھی کی نقل بھی ارسال کی جا رہی ہے۔

دعاؤں میں یاد رکھیے۔

والسلام

سید ریاض حسین شاہ
مرکزی ناظم اعلیٰ
جماعت اہلسنت پاکستان

رابطہ دفتر: ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سید سیکٹر ۳ راولپنڈی
فون (۴۱۸۷۶۴)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم المقام ذوالمجد والا کرام حضرت مولانا العلام جناب سید ریاض حسین شاہ صاحب زیدت مکارمھم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج وہاج ؟ طالب الدعوات خیریت ہے اور امید ہے کہ جناب والا بھی بفضل ایزد متعال بمع اہل وعیال خیر وعافیت سے ہونگے۔ جناب عالی آپ نے بندہ کے سر پر بہت بڑا بوجھ بھاری ذمہ داری ڈالدی جو محض آپ کے حسن ظن یا صاحبزادہ زبیر کے حسن ظن کا نتیجہ تھی بندہ قابل نہیں تھا کہ ایسے اکابر حضرات کی سربراہی بلکہ انکی موجودگی میں بطور رکن بھی کوئی موثر کردار ادا کر سکتا۔

نیز روزمرہ کی متنوع مصروفیات نے نہ فرصت باقی رہنے دی اور نہ ہی صحت و ہمت باقی رکھی ہے علاوہ ازیں ہماری قوم اس وقت ادبار کا شکار ہے اور دور ادبار میں باہمی منافرت و مناقشت اور مجادلت و مخاصمت لازمی تقاضہ بن جاتی ہے۔ اور بے اتفاقی اور بداعتمادی فطرتی لوازم بن جاتے ہیں جب بھی کسی کی مرضی کے خلاف کوئی فیصلہ یا فتوىٰ صادر ہو جائے تو اس میں جانبداری اور رشوت خوری وغیرہ کے جوالی لوازمات خوامخواہ لگ جاتے ہیں۔ احباب حیدر آباد نے زبیر صاحب کی کیسٹ سے چند عبارتیں سیاق وسباق سے کاٹ کر لکھ کر بھیجیں اور بندے نے انکا جواب تحریر کر دیا جو انہوں نے چھاپ بھی دیا ہے لیکن خط میں لکھا جواب سے طرف داری کی بو آتی ہے اور اب پھر متعدد خطوط اس طرح کے موصول ہو رہے

ہیں کہ انصاف کریں جانبداری کا مظاہرہ نہ کریں دراصل مسلہ کے بجائے ان لوگوں نے اپنی ذاتیات کو مقدم رکھا ہوا ہے۔

بہر کیف آپکے حکم کی مقدور بھر تعمیل میں بندے نے زیر کی دو عدد کیٹیں سنیں اور ان سے ماخوذ مضامین کو اختصاراً لکھ دیا ہے اور ان کے درس کے سیاق و سباق کی روشنی میں جو کچھ سمجھا اور اکابر کی تصریحات کی روشنی میں صورت حال واقعی کا جو کچھ ادراک ہو سکا وہ مختصراً لکھ کر حضرت علامہ مولانا محمد سعید احمد اسعد صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا ہے کیونکہ کنویزان کو ہی مقرر کیا گیا ہے۔

نیز بندے کے پاس اتنی فرصت نہیں اور نہ دیگر حضرات کو زحمت دینے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ یہاں قدم رنجا فرمادیں اور ملکر کوئی فیصلہ کریں اسی لیئے بندے کی اسی خدمت کو ہی شرف قبولیت بخشیں اگر اکابرین بندے سے متفق ہوں تو بہتر اور خدانخواستہ انکا اتفاق نصیب نہ ہو تو میری سوچی سمجھی رائے وہی ہے جو میں نے عرض کر دی ہے۔

اعلحضرت عظیم البرکت قدس سرہ کے حق میں درشت کلامی اور سخت زبان کے استعمال پر اکابرین مجلس جو بھی تادیب و تعزیر تجویز فرمادیں گے بندے کو اس سے انشاء اللہ اتفاق ہوگا جس کی نوعیت کی طرف بندے نے اپنی تحریر میں اشارہ کر دیا ہے۔

والسلام مع الاکرام

احقر الانام ابو الحسنات محمد اشرف سیالوی

کان اللہ لہ

فیصلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وآلہ واصحابہ الکاملین واولیاء امتہ الواصلین۔ اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ انک علی کل شئی قدیر وباجابۃ دعواتنا جدیر۔ اما بعد

انبیاء ورسل علیہم الصلوٰۃ والسلام بالعموم اور سید الانبیاء والمرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بالخصوص اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کی توفیق وتائید سے تمام تر صغائر اور کبائر کے صدور ووقوع سے منزہ ومبرا ہیں اور نہ صرف محفوظ مصؤن ہیں بلکہ معصوم ہیں اور یہی قول اصح اور مختار ہے اور لائق ایقان واعتقاد ہے اور بحمدہ تعالیٰ تمام اہلِ سنت بریلوی حضرات اسی کے قائل ومعترف اور اسی کے مصدق ومعتقد ہیں حتیٰ کہ مولانا غلام رسول سعیدی صاحب اور بالخصوص صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب بھی جن کے ساتھ اس مسئلہ میں بالخصوص نزاع واختلاف چل رہا ہے اور ان کے ردو قدح میں متعدد رسائل اور فتاویٰ شائع کیے جاچکے ہیں چنانچہ صاحبزادہ محمد زبیر صاحب اپنے رسالہ "مغفرت ذنب صفحہ ۱۴" پر اپنا عقیدہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

"اہلِ سنت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سمیت تمام انبیاء کرام معصوم ہیں بالخصوص حضور سرور دوجہاں ﷺ سے اعلان نبوت سے قبل نہ بعد نہ صغیرہ نہ کبیرہ نہ قصداً نہ سہواً الغرض آپ سے کسی قسم کا کبھی بھی کوئی

گناہ سرزد نہیں ہوا۔ آپ ہر قسم کے گناہ معصیت اور خطا سے بالکل پاک اور معصوم ہیں اور یہ ایسا عقیدہ ہے کہ جس پر سلف اور خلف کا اجماع ہے اور صحابہ کرام سے لیکر آج تک مجھ گنہگار سمیت ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ایمان اور یقین ہے"۔

نیز درس کی کیسٹ میں عصمت انبیاء علیھم السلام پر عقلی دلائل دیتے ہوئے کہا..........

(۱) اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیھم السلام کو لوگوں کی ہدایت ور ہنمائی اور انکے تزکیہ و تطہیر کے لیے مبعوث فرمایا اگر نبی خود گنہگار اور عاصی ہو تو اس سے ہدایت ور ہنمائی کون حاصل کرے گا اور وہ دوسروں کی تطہیر و تزکیہ کے موجب کیسے ہو سکیں گے لہذا یہ حقیقت تسلیم کرنا لازم و ضرور ہے کہ انبیاء علیھم السلام گناہوں سے پاک ہیں۔

(۲) شرعاً فاسق کی تعظیم و تکریم حرام ہے جب کہ نبی کی تعظیم لازم و ضروری ہے تو اس طرح نبی کی تعظیم فرض بھی ہوگی اور فرض نہیں بھی ہوگی تو یہ اجتماع نقیضین ہے لہذا ماننا پڑے گا کہ نبی فاسق و گنہگار نہیں ہو سکتے۔

(۳) ارشاد خداوند تعالیٰ ہے ان جاء کم فاسق بنباء فتبینوا۔ اگر کوئی فاسق خبر دے تو اس کی اچھی طرح جانچ پڑتال کرو اور تحقیق و تفتیش سے کام لو تو اگر نعوذباللہ نبی فاسق و گنہگار ہو تو اس کے لائے ہوئے احکام اور اخبار منسوخ اور موقوف ٹھیرینگے حالانکہ انبیاء علیھم السلام کے احکام کی تعمیل واجب اور ضروری ہوتی ہے لہذا ماننا پڑے گا کہ انبیاء علیھم السلام فاسق و گنہگار نہیں ہو سکتے۔

نقلی دلائل بیان کرتے ہوئے کہا..........

قال تعالیٰ۔ اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلاومن الناس۔ یعنی اللہ تعالیٰ ملائکہ میں سے رسولوں کو چن لیتا ہے اور انسانوں میں سے۔ اور جن کو اللہ تعالیٰ چن لیگا یقیناً ان سے نافرمانبرداری اور گناہ سرزد نہیں ہوسکتے بلکہ وہ فرمانبردار ہونگے اور چننے کا لفظ علت پر دلالت کرتا ہے کہ انکو پسندیدہ افعال اور اعمال کی وجہ سے ہی چنا جائیگا لہذا ان ملائکہ کی طرح رسل بشری کا بھی معصوم اور پاک ہونا ضروری ہے۔

قال تعالیٰ۔ کلا جعلنا صالحین وجعلنا ھم ائمۃ یھدون بامرنا۔ کلا کے لفظ سے پتہ چلتا ہے کہ ہر نبی نیک اور صالح ہے اور امام و پیشوا ہے اور نیک لوگوں کی قیادت وہی کرے گا جو خود بھی نیک اور صالح ہوگا اور گناہوں سے پاک ہوگا لہذا ثابت ہوا کہ انبیاء علیھم السلام گناہوں سے پاک اور منزہ ہوتے ہیں۔

قال تعالیٰ۔ وکلا فضلنا علی العالمین۔ یعنی ہم نے ان میں سے ہر ایک کو فضیلت دی تمام جہانوں پر اور عالمین میں ملائکہ بھی داخل ہیں اور فرمان باری تعالیٰ کے مطابق "لا یعصون اللہ ما امرھم" وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی نہیں کرتے تو جو ان سے بھی افضل وبرتر ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کیسے کر سکتے ہیں۔ لہذا انبیاء علیھم السلام سے گناہ سرزد نہیں ہوسکتے۔

قال تعالیٰ۔ ان عبادی لیس لک علیھم سلطان۔ یقیناً میرے بندوں پر تیرا کوئی زور نہیں ہے۔ اس سے ہم استدلال اس طرح کرتے ہیں کہ برائیاں اور گناہ شیطان کے انسانوں کو بہکانے کی وجہ سے سرزد ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں پر اے شیطان تیرا زور نہیں چل سکتا معلوم ہوا انبیاء علیھم السلام معصوم ہیں اور گناہوں سے

پاک ہیں۔ اور شیطان خود کہتا ہے "لاغوینھم اجمعین الا عبادك منہم المخلصین" یعنی مخلص بندے مجھ سے محفوظ اور مامون ہیں۔

قال تعالیٰ۔ ومابری نفسی ان النفس لامارة بسوء الا مارحم ربی۔ حضرت یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں میں اپنے نفس کو بری نہیں ٹھیراتا بیشک نفس برائی کا حکم دیتا ہے لیکن جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ اور انبیاء علیھم السلام پر یقیناً اللہ تعالی کا رحم ہے تو انہیں نفس بھی برائی کا حکم نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ نے ان میں خواہشات نفسانیہ نہیں رکھیں لہذا وہ معصوم ہیں اور گناہوں سے پاک ہیں۔

قال الرسول علیہ السلام۔ مامنکم من احد الا وقد وکل اللہ بہ قرینہ من الجن و قرینہ من الملائکة قالوا وایاك یا رسول اللہ قال وایای ولکن اللہ اعاننی علیہ فاسلم فلا یامرنی الا بخیر (مشکوٰۃ شریف باب الوسوسۃ) تم میں سے ہر شخص کے ساتھ ایک شیطان رہتا ہے جس کو قرین کہا جاتا ہے اور ایک فرشتہ بھی ساتھ رہتا جن کو اللہ تعالی نے تم پر مسلط کر رکھا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ کے ساتھ بھی جن و شیطان لگایا گیا ہے تو آپ نے فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس پر میری اعانت فرمائی ہے لہذا وہ مسلمان ہو گیا ہے لہذا وہ مجھے صرف خیر اور بھلائی کا ہی مشورہ دیتا ہے تو مقام غور ہے کہ جن مقدس ہستیوں کیساتھ لگ کر شیطان بھی مسلمان ہو جائیں تو وہ خود کیسے گناہ کر سکتے ہیں۔

ان آیات و احادیث سے ثابت ہوا کہ انبیاء علیھم السلام معصوم ہوتے ہیں اور ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہو سکتا تمام علماء سلف کا اس پر اتفاق رہا ہے کہ انبیاء علیھم السلام سے

گناہ سرزد نہیں ہوتا بلکہ وہ معصوم ہوتے ہیں۔ورنہ پھر انکی اطاعت اور اتباع لازم نہیں رہے گی۔لہذا اس عقیدہ کے خلاف جو آیت اور حدیث ہوگی اس کی تاویل واجب ہے جیسے کہ قول باری تعالیٰ "ید اللہ فوق ایدیھم " اور قول باری تعالیٰ "فثم وجہ اللہ " وغیرہ میں تاویل واجب ہے تاکہ اللہ تعالیٰ میں جسمیت لازم نہ آئے اسی طرح ان آیات اور روایات کے بھی ظاہری معنی مراد نہیں ہوں گے۔

عقیدہ عصمت میں مخالف کون ہیں؟

"تمام انبیاء تبلیغ احکام میں معصوم نہیں ہیں۔(جامع الشواہد بحوالہ کتاب رد تقلید ۔ مولف صدیق حسن خاں) علمائے دیوبند کہتے ہیں کہ نبی کا جھوٹ سے معصوم ہونا ضروری نہیں۔ پھر دروغ بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں۔ ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔(تصفیہ العقائد۔ قاسم نانوتوی۔۲۵)۔

اس کے بعد **چند اعتراض** بیان کر کے ان کا جواب متعدد وجوہ سے ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا "فعصی آدم ربہ فغوی " یعنی دانہ کھانا آپ کی طرف سے نافرمانداری ہے اور معصیت ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا "بل فعلہ کبیر ہم ھذا" اس میں کذب بیانی اور جھوٹ ثابت ہو رہا ہے کیونکہ آپ نے تو خود بتوں کو توڑا تھا مگر نسبت بڑے بت کی طرف کر دی تو تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ انبیاء جھوٹ سے پاک ہوتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قبطی کو قتل کر دیا اور قتل گناہ کبیرہ ہے جب کہ آپ کہتے ہیں کہ انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔

جوابات :۔ حضرت آدم کے حق میں "عصی" سے نافرمانی کے معنی نہیں لیں گے بلکہ بھول چوک اور لغزش مراد لیں گے "گناہ" نہیں۔ کیوں کہ اس میں قصد اور ارادہ ضروری ہوتا ہے اعلیٰ حضرت نے اسی لئے فرمایا کہ آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش ہو گئی اور جو مطلب چاہا اس کی راہ نہ پائی لیکن تبلیغی امور میں خطاء اور لغزش بھی نہیں ہوتی جب کہ سر حلقہ انبیاء حضور اکرم ﷺ کے متعلق عقیدہ یہ ہے کہ آپ سے کبیرہ صغیرہ قصداً اور خطا کسی طرح پر بھی سرزد نہیں ہوا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے "بل فعلہ کبیرھم" جو کہا تو اس کا مقصد یہ تھا کہ اللہ نے یہ کیا کیوں کہ کافر بھی اللہ تعالیٰ کو مانتے تھے اور بڑا خدا جانتے تھے۔ اور نبی کا فعل اللہ تعالیٰ کا فعل ہوتا ہے اس طرح سے بھی آپ کا فرمان بالکل سچ ہوا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قبطی کو قتل کیا تو وہ حربی تھا اور ان کا قتل جائز ہوتا ہے تو آپ کا یہ فعل جائز بلکہ کار ثواب ہوا۔ ہاں ذمی کا قتل جائز نہیں ہوتا۔ نیز گناہ وہ فعل ہوتا ہے جو قصد و ارادے سے ہو اور آپ کا یہ فعل خطا اور نسیان اور لغزش کی قسم سے ہوا اس لیے اس کو گناہ نہیں کہہ سکتے جیسے شکار کرتے وقت کوئی غلطی سے جانور سمجھ کر فائر کرے لیکن وہ انسان ہو۔

سوال :۔ موسیٰ علیہ السلام نے خود کہا "ھذا من عمل الشیطان" تو پھر یہ فعل گناہ ہوا؟ کیوں کہ شیطانی عمل ہوا۔

جواب :۔ یہ ہے کہ آپ نے کسر نفسی کے طور پر اس طرح فرمایا۔

عربی زبان میں گناہ کے لیے اثم، حنث، جرم، اور ذنب کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں لیکن ذنب کے ماسوا الفاظ بطور قصد و ارادہ صادر ہونے والے افعال پر بولے جاتے ہیں لیکن ذنب بلا قصد و بلا ارادہ سرزد ہونے والے فعل پر بھی بولا جاتا ہے اس لیے انبیاء علیہم السلام کے حق میں

ذنب کالفظ بھی استعمال ہوا۔

رہا مواخذہ کا معاملہ جیسے حضرت آدم کا جنت سے نکال دیا جانا اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حسنات الابرار سیآت المقربین کے قبیلہ سے ہے۔ اگرچہ یہ گناہ نہیں لیکن ان سے ایسے معمولی معاملات پر بھی مواخذہ ہوا تاکہ اس معمولی لغزش سے بھی ان کو پاک کر دیا جائے اور یہ ان کے بلند مقام کی وجہ سے ہے کیوں کہ ان کا ہر فعل شریعت بن جاتا ہے اس لئے ان کے ہر قول اور فعل کی حفاظت کی جاتی ہے۔

اس کے بعد سید عالم ﷺ کے حق میں بالخصوص آپ کی عصمت کے خلاف آیت کریمہ اور روایات سے جو **اعتراض** ہو سکتے تھے ان کو ذکر کر کے ان کے جوجوابات دیے گئے ہیں۔

قال تعالیٰ۔لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک وماتاخر ۔اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کے گناہ ہوتے ہیں کیونکہ گناہ تھے ہی نہیں تو معاف کیسے ہوئے لہذا تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ نبی معصوم اور بے گناہ ہوتے ہیں۔

سید عالم ﷺ اس قدر عبادت فرماتے تھے کہ پاؤں مبارک متورم ہو جاتے تھے صحابہ کرام نے عرض کیا تم اس قدر عبادت کیوں کرتے ہو اور تکلیف و مشقت کیوں اٹھاتے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما دیئے ہیں تو آپ نے فرمایا "افلا اکون عبدا شکورا" یعنی میں یہ عبادت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کیلیے کرتا ہوں نہ کہ گناہوں کے معاف کرانے کیلیے۔ یہاں بھی یہی اعتراض ہوتا ہے کہ گناہ تھے تبھی معاف ہوئے حالانکہ تم کہتے ہو کہ نبی سے گناہ سرزد ہوتا ہی نہیں۔

صحابی فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم میں بیشک اللہ تعالیٰ سے

استغفار کرتا ہوں اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں دن میں ستر سے بھی زیادہ مرتبہ۔ اور ظاہر ہے کہ استغفار وہی کرتا ہے جسکے گناہ ہوں اگر گناہ تھے ہی نہیں تو بخشش طلب کرنے کا کیا مطلب؟ جبکہ تم کہتے ہو کہ حضور علیہ السلام کے کوئی گناہ ہی نہ تھے لہذا تمہارا یہ قول غلط ہے۔
ان اعتراضات کے علمائے کرام نے متعدد جوابات دیئے ہیں۔

پہلا جواب :۔ آنحضرت ﷺ نے تبلیغ دین کے سلسلہ میں جن کاموں کا کرنا اولی اور افضل تھا ان کو ترک فرمادیا اور اسی ترک اولی کو ذنب سے تعبیر کردیا تاکہ امت کو معلوم ہو جائے کہ اس کا ترک بھی جائز ہے۔ تو اب مطلب یہ ہوا کہ میں نے آپ کے لیے ترک اولی کو معاف کر دیا۔

دوسرا جواب :۔ یہ ہے کہ جن چیزوں سے آپ نے منع فرمایا لیکن بعد ازاں ایسا کیا بھی تاکہ معلوم ہو کہ یہ چیزیں حرام نہیں تو اس خلاف اولی کے ارتکاب کو ذنب سے تعبیر کیا گیا اور وہ بھی معاف کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔

تیسرا جواب :۔ حسنات الابرار سیآت المقربین کے قبیلہ سے ہے اور انبیاء علیھم السلام کے مرتبہ ومقام کے لحاظ سے ان کو ذنب سے تعبیر کیا گیا ہے۔

چوتھا جواب :۔ مغفرت کا معنی پردہ ڈالنا ہے۔ اور انبیاء کے حق میں اس سے مراد گناہ اور ان کے درمیان ستر اور پردہ کا حائل کرنا ہے تاکہ گناہ آپ کے قریب ہی نہ جائیں اور امت کے حق میں مغفرت کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کو اپنے بندوں اور اپنے عذاب کے درمیان حائل کر کے ان کو عذاب سے بچالیتا ہے۔ لہذا انبیائے کرام کے حق میں مغفرت کا مطلب یہ ہوا کہ ہم نے تمہارے فرضی گناہوں اور تمہارے درمیان پردہ ڈال دیا اور اللہ نے عصمت کا پردہ ان کے درمیان حائل کر دیا۔ لہذا تم سے کوئی گناہ سرزد ہی نہیں ہو سکے گا۔ اور ماتقدم وما تاخیر کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کی پہلی اور پچھلی زندگی میں گناہ ہو ہی نہیں سکتا۔

ماتقدم وماتاخیر کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کی پہلی اور پچھلی زندگی میں گناہ ہو ہی نہیں سکتا۔

ان جوابات کا ذکر کیسٹ میں بھی ہے اور رسالہ مغفرت ذنب میں تفصیلی موجود ہے اعادہ کی ضرورت نہیں بندہ کا مقصد اس طویل اقتباس کے درج کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس پس منظر میں ہر انصاف پسند اور تعصب سے مبرا شخص یہ فیصلہ کر سکے کہ آیا صاحبزادہ زبیر صاحب انبیاء علیہم السلام کی عصمت اور پاکدامنی اور برأت و بے گناہی ثابت کرنے کے درپے ہیں یا انکو بالعموم اور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم کو بالخصوص آثم و خطاکار اور مجرم و گناہگار ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ہر صاحب انصاف اور تمام ارباب بصیرت و فراست یہی کہیں گے اور یہی مانیں گے کہ وہ اثبات عصمت کے درپے ہیں نہ کہ اثبات ذنب اور گناہ کے درپے ہیں۔ لہذا یہ الزام کہ وہ انبیاء کرام کو بالعموم اور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم کو بالخصوص گناہ گار مانتے ہیں اور وہ بھی انکی درس کی کیسٹ کی بناء پر سراسر بے بنیاد الزام ہے اور اس کے افتراء اور بہتان ہونے میں قطعاً کوئی شک و تردد نہیں ہوسکتا چونکہ بندے نے اس کیسٹ سے طویل اقتباس آپکی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔ نیز اس پر متفرع تکفیری فتوے بھی خود بخود ختم ہو جاتے ہیں اور انپر علامہ مفتی محمد اقبال صاحب مدظلہ نے بہت مفصل بحث و تمحیص فرمائی اور انکا کماحقہ محاسبہ فرمایا جو لائق مطالعہ ہے۔

سارا شور شرابہ پیدا کیوں ہوا؟

درس کی کیسٹ میں سید عالم ﷺ پر مخالفین عقیدہ عصمت کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے پانچواں جواب اعلحضرت قدس سرہ العزیز کے ترجمہ کیساتھ دیا گیا تھا کہ اللہ تعالی تمہارے سبب سے تمہارے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخشے گویا اعلحضرت نے یہ

کے اگلے اور پچھلے افراد کے گناہ مراد ہیں لہذا آپ کا گناہ گار ہونا لازم نہ آیا۔
لیکن اس جواب پر صاحبزادہ زبیر کو اعتراض ہے کہ اس میں ذنب کی نسبت جو بظاہر آپکی طرف ہے امت کی طرف کرنا درست نہیں ہے اور اس بحث میں انکے مقتدا اور پیشوا علامہ غلام رسول سعیدی صاحب ہیں اور مزید بر قول عطاء خراسانی کی اس قسم کی توجیہ و تاویل پر علمائے اسلاف کا رد جیسا کہ امام سیوطی نے القول المحرر میں اس پر رد و قدح کرتے ہوئے فرمایا "لاینسب ذنب الغیرالی غیر من صدر منه بکاف الخطاب "کسی کا ذنب اور گناہ دوسرے شخص کی طرف کاف خطاب کیساتھ منسوب نہیں ہو سکتا جس سے کہ وہ ذنب اور گناہ سرزد نہ ہوا ہو "فلان ذنوب الامت ..... لم تغفر کلها بل منهم من یغفرله ومنهم من لا یغفرله "(جواہر البحار جلد ۴ صفحہ ۲۱۳) نیز اس لیئے کہ امت کے تمام تر گناہ نہیں بخشے گئے بلکہ بعض کیلیے بخشش ہوگی اور بعض کیلیے نہیں ہوگی (سزا بھگت کر بالآخر جنت میں داخل ہونگے)
نیز قرآن مجید میں دوسری جگہ ذنب کی نسبت آنحضرت ﷺ کی طرف کی گئی ہے کما قال تعالیٰ۔ واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات۔ اور یہاں پر امت کے ذنوب مراد ہونے کی تردید امام رازی علیہ الرحمۃ نے بھی کر دی ہے چونکہ اس آیت کریمۃ میں مؤمنین اور مؤمنات کا ذکر ساتھ ہی بطور عطف کر دیا گیا ہے اور اگر اس آیت میں ذنب کی اضافت کو ظاہر پر بھی محمول کر کے آپ کے متعلق عقیدہ عصمت کا دفاع کیا جا سکتا ہے تو قول باری تعالیٰ "لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک وما تاخر" میں بھی اس کو اپنے ظاہر پر رکھ کر عقیدہ عصمت کا تحفظ کیا جا سکتا ہے۔ اور عطاء خراسانی کے قول کی تضعیف میں ۹ وجوہ ذکر کیں لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ زبیر صاحب نے نبی کریم ﷺ کو غیر معصوم اور گناہ گار تسلیم کر لیا ہے۔ امام

مطلب نہیں کہ زبیر صاحب نے نبی کریم ﷺ کو غیر معصوم اور گناہ گار تسلیم کر لیا ہے۔امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے اس آیت کریمہ کی بارہ تاویلات اور توجیہات ذکر کر کے انکو مردود غیر مقبول اور ضعیف قرار دے دیا تو کیا اس کا مطلب یہ لیا جائے گا کہ امام سیوطی بذاتِ خود یا امام سبکی جنکے اقوال سے انہوں نے توجیہات کا مردود اور ضعیف ہونا ثابت کیا ہے وہ عصمت انبیاء علیہم السلام کے بالعموم اور عصمت مصطفےٰ ﷺ کے بالخصوص منکر ہیں العیاذ باللہ۔ اگرچہ اعلحضرت کو بالخصوص نشانہ اور ہدف ٹھیرانا جیسا کہ کیسٹ میں تقریر وبیان سے ظاہر ہے کوئی اچھی روش نہیں اور مناسب انداز نہیں مگر عقیدہ عصمت علیحدہ بحث ہے اور اعلحضرت کا ادب واحترام علیحدہ مسئلہ ہے اور کسی مسئلہ کی تحقیق میں اختلاف الگ معاملہ ہے۔ لیکن اعلحضرت کی محبت کے مدعیوں نے بھی کوئی پسندیدہ روش اختیار نہیں کی جو معاملہ درس اور مدرسہ تک محدود تھا اس کو نادان بنکر شائع وذائع کیا اور موضوع بحث اور نزاع بنا کر اور رسائل وفتوے شائع کر کے اس کی ترویج واشاعت کے موجب بنے اور دوسرے فریق کو مزید شدت اور سختی کی طرف دھکیل دیا اور جارحانہ انداز میں جوابی کاروائی کرنے پر مجبور کر دیا۔ اگر اکابرین کے ذریعے زبیر صاحب کو زبانی فہمائش کرا کر معاملہ رفع دفع کر دیا جاتا تو کتنا اچھا ہوتا۔

بہر کیف صاحبزادہ زبیر نے آنحضرت ﷺ کے حق میں وارد آیات کریمہ میں ذنب کی اضافت کو آپکی طرف تسلیم کیا ہے تو اس سے ان کا منکر عصمت ہونا ہرگز لازم نہیں آتا۔ خصوصا اس سیاق وسباق میں جو ہندے نے ان کی درسی تقریر والی کیسٹ سے آپکے سامنے پیش کیا ہے۔

علاوہ ازیں دیگر اکابر نے بھی جو مقبول ومعتبر اور لائق اعتداد جوابات دیئے ہیں وہ بھی ذنب کی

اضافت کو اپنے ظاہر پر رکھ کر ہی دیے ہیں۔

خلاصہ تاویلات :

الحاصل : عقیدہ عصمت کے تحفظ کے لیے تمام اکابرین نے اپنے اپنے طور پر سعی فرمائی ہے بعض نے ذنب کی آپ کی طرف اضافت میں تاویل کر کے اور بعض نے اضافت کو بحال رکھ کر اور جنھوں نے اضافت میں تاویل کی تھی صدیاں گذریں کہ ان کی تاویل پر ردو قدح کیا گیا اور اس تاویل کو ضعف قرار دیا گیا اور اضافت کو ظاہر پر محمول کر کے ذنب کا مناسب معنی کر دیا گیا لہذا ردو قدح کرنے والے حضرات کے متعلق قطعا یہ تصور بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ عقیدہ عصمت کے مخالف تھے۔

منشاء غلط

صاحبزادہ زبیر صاحب نے ذنبک میں اضافت کو ظاہر پر رکھتے ہوئے مخالفین کے استدلال کی اور اس آیت اور اس مضمون کی دیگر آیت اور احادیث سے وجہ تمسک بیان کرتے ہوئے ایسے الفاظ استعمال کیے کہ "اگر ذنب اور گناہ نہیں تھے تو پھر بخشش کا کیا مطلب؟" "اور استغفار کا حکم دینے کا کیا مطلب؟" وغیرہ وغیرہ ذکر کیا اس سے یہ مطلب کشید کر لیا گیا کہ زبیر صاحب تو انبیاء علیہم السلام کو بالعموم اور سید المرسلین ﷺ کو بالخصوص مذنب اور گناہ گار سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہ تو سوال ذکر کر کے اور پہلے اس کو واضح اور بین انداز میں بیان کر کے اس کے جوابات ذکر کر رہے تھے اگر اس طرح کی تقریر سوال سے زبیر صاحب کا بے ادب اور گستاخ ہونا لازم آتا ہے اور وہ فتوی کفر کے مستحق ہیں تو ذرا امام ابن جریر کے اس بیان پر بھی یہی فتوی صادر فرمائیں حالانکہ ان کا مقصد تو سوال کی تقریر و توضیح نہیں

بلکہ مضمون آیہ کی تحقیق فرماتے ہوئے انھوں نے یہ کلمات تحریر فرمائے ہیں ملاحظہ ہو تفسیر ابن جریر جلد ۲۶ صفحہ ۴۲، ۴۳۔

قوله ليغفرلک الله ما تقدم من ذنبک وما تاخر . تستغفره فيغفرلک بفعالک ذالک ربک ماتقدم من ذنبک قبل فتحه لک ما فتح وما تاخر بعد فتحه لک ذالک ما شكرته و استغفرته وانما اخترناهذا القول فى تاويل هذه الاية لدلالة قول الله عزوجل اذا جاء نصر الله والفتح ورائيت الناس يدخلون فى دين الله افواجا فسبح بحمد ربک واستغفره انه كان توابا على محمد اذ امره الله تعالى ذكره ان يسبح بحمد ربه اذا جاء نصر الله وفتح مكه وان يستغفره واعلمه انه تواب على من فعل ذالک ففى ذالک بيان واضح ان قوله تعالى ذكره ليغفرلک الله ماتقدم من ذنبک وما تاخر انما هو خبر من الله جل ثناء نبيه عليه السلام عن جزائه له على شكره على النعمة التى انعم بها اليه من اظهاره له مافتح لان جزاء الله تعالى عباده على اعمالهم دون غيرها ...... وبعد ففى صحة الخبر عنه ﷺ انه كان يقوم حتى ترم قدماه فقيل له يا رسول الله تفعل هذا وقد غفرلک ماتقدم من ذنبک وما تاخر فقال افلا اكون شكورا الدلالة الواضحة على ان الذى قلنا من ذالک هوالصحيح من القول وان الله تبارک و تعالى ان وعدنبيه محمدا ﷺ غفران ذنوبه المتقدمه فتح مافتح

عليه وبعده على شكره له على نعمة التى انعمها عليه وكذالك كان يقول ﷺ انى لاستغفرالله واتوب اليه فى كل يوم مئة مرة ولو كان القول فى ذالك انه من خبر الله تعالى نبيه انه قد غفرله ماتقدم من ذنبه وما تاخر على غيرالوجه الذى ذكرنا لم يكن لامره اياه بالاستغفار بعد هذه الاية ولا لاستغفار نبى الله ﷺ ربه جل جلاله من ذنوبه بعدها معنى يعقل اذ الاستغفار معناه طلب العبد من ربه عزوجل غفران ذنوبه فاذا لم يكن ذنوب تغفرلم يكن مسئلته اياه غفرانها معنى لانه من المحال ان يقال اللهم اغفرلى ذنبالم اعمله.

خلاصہ مفہوم اس قول باری تعالی لیغفر لک اللہ الایۃ کا یہ ہے کہ تم اللہ تعالی سے استغفار کرتے رہو تو وہ تمھارے اس عمل کی وجہ سے تمھارے لیے فتح سے قبل اور اس کے بعد والے ذنوب بخش دے گا جب تک تم اس کا شکر ادا کرتے رہو گے اور اس سے استغفار کرتے رہو گے اور ہم نے اس قول باری تعالی کی تاویل میں یہ قول اس لیے اختیار کیا ہے کہ قول باری تعالی اذا جاء نصر اللہ والفتح الایات اس کے صحیح ہونے پر دال ہے کیونکہ اللہ تعالی نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ اپنے رب کی تسبیح و تحمید کریں جب اس کی فتح و نصرت آجائے اور مکہ فتح ہو جائے اور اس سے استغفار کریں اور آپ کو بتلایا کہ ایسا کرنے والے پر وہ نظر التفات فرمانے والا ہے۔

تو اس سورۃ کریمۃ میں اس امر کا واضح بیان موجود ہے کہ قول باری لیغفر لک اللہ ماتقدم الایۃ میں اللہ تعالی کی طرف سے نبی کریم ﷺ کے لیے شکر نعمت پر جزاء جزیل کی خبر

ہے اور علاوہ ازیں اس تفسیر پر اس حدیث میں بھی واضح دلالت موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ تہجد میں اس قدر طویل قیام فرماتے کہ آپ کے قدم مبارک متورم ہو جاتے تو آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپ اس قدر مشقت اٹھاتے ہو حالانکہ اللہ تعالی نے آپ کے پہلے اور پچھلے ذنوب بخش دیئے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالی کا شکر گزار بندہ نہ ہوں تو اس حدیث میں اس پر واضح دلالت موجود ہے کہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے صرف وہی قول صحیح ہے اور اللہ تعالی نے یقیناً اپنے نبی محمد کریم علیہ السلام کو ہی ان کی فتح مکہ سے قبل اور اس کے بعد والے ذنونب کی مغفرت کا وعدہ دیا ہے انعامات الٰہیہ پر آپ کی شکر گزاری کی وجہ سے۔

اور ایسے ہی رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالی سے استغفار کرتا ہوں اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں ہر دن میں سو مرتبہ اور اگر قول باری تعالی **لیغفرلک الله** خبر ہوتی ہماری تفسیر کے برعکس ماتقدم وماتاخر کی مغفرت کی تو پھر آپ کو استغفار کا حکم دینے کا اور اس آیت کے نزول کے بعد آپ کے اللہ تعالی سے اپنے ذنوب کے لیے استغفار کرنے کا کوئی معقول معنی نہیں ہو سکتا کیونکہ استغفار کا معنی ہے مغفرت طلب کرنا بندے کا اپنے ذنوب کے لئے اپنے رب غفور سے جب مغفرت کے لائق ذنوب ہی نہ ہوں تو ان کی مغفرت کے لیے سوال والتجا کا کوئی معنی نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ان معاملات کے قبیلہ سے ہے کہ کہا جائے اے اللہ میرا وہ گناہ بخش دے جو میں نے نہیں کیا

اسی طرح امام ابن جریر رحمۃ اللہ تعالی نے قول باری تعالی **واستغفر لذنبک وللمومنین والمؤمنات** کے تحت فرمایا " **وسل ربک غفران سالف ذنوبک وحادثها و ذنوب اهل الایمان بک من الرجال والنساء** (جلد ۲۶ صفحہ ۴۴) یعنی اپنے رب تعالی سے اپنے سابقہ ذنوب اور آئندہ ذنوب کی مغفرت طلب

۲۶ صفحہ ۴۴) یعنی اپنے رب تعالی سے اپنے سابقہ ذنوب اور آئندہ ذنوب کی مغفرت طلب کرو اور مؤمن مردوں اور عورتوں کے ذنوب کی۔

الغرض ایسے مفسر جلیل نے اپنی بے مثال تفسیر میں ذنوب کی اضافت کو آپ کی طرف بر قرار رکھا ہے اور اسی کو صحیح قول بھی قرار دیا ہے۔ اور اس پر سورۃ نصر اور احادیث سے استدلال کرتے ہوئے قابل مغفرت ذنوب نہ ہونے کی صورت میں استغفار کے حکم اور عمل استغفار کے بے معنی اور غیر مقبول ہونے کا حکم بھی لگایا ہے۔ تو دوسرے کسی شخص کے لیے آنحضرت ﷺ کی طرف ذنوب کی اضافت سے ناشی سوال کی توضیح و تشریح اور اس میں قوت ووزن بیان کرنے کے لیے ایسا کہنے پر تکفیر اور تضلیل و تفسیق کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔

صحابہ کرام کو گناہ میں ڈوبے ہوئے ماننا۔

اس الزام کا بھی حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ زبیر صاحب نے ان کے حق میں اپنا عقیدہ بیان نہیں کیا بلکہ آنحضرت ﷺ کے حق میں اس مژدہ لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک وماتاخر کا موجود ہونا اور ان کے حق میں کسی ایسے مژدہ اور بشارت کا موجود نہ ہونا اور مقام نبوت کے مقابل اپنے مقام کی پستی کا اعتراف بیان کرتے ہوئے ان کے مطلب و مقصد کو اپنے الفاظ میں بیان کر دیا ہے اگر چہ اس خطیبانہ انداز کی یہاں چنداں ضرورت نہیں تھی لیکن پھر بھی سیاق و سباق سے ان کا مفہوم و مدلول اور مقصد و مطلب واضح ہے لہذا اس کو صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب کا عقیدہ قرار دے کر گستاخ صحابہ کی صف میں لا کھڑا کرنا تحکم اور سینہ زوری ہی ہے جب کہ اکابرین کے کلام میں بھی اس طرح کی ترجمانی موجود ہے۔

صفحہ ۲۲۰۔

عن انس جاء ثلدة رہط الی ازواج النبی ﷺ یسئلون عن عبادة النبی ﷺ فلما اخبروابها کانهم تقالوها فقالوا این نحن من النبی ﷺ وقد غفرالله له ماتقدم من ذنبه وما تاخر فقال احدهم اما انا فاصلی لیلا ••••• الحدیث۔ ای بیننا وبینه بون بعید فانا علی صدد التفریط وسوء العاقبة وهو معصوم مامون الخاتمة ۔ وقیل فانا مذنبون ومحتاجون الی المغفرة وقد غفرالله له ماتقدم من ذنبه وما تاخر۔ قال المظهرظنو ان وظائف رسول الله ﷺ کثیرة فلما سمعوها عدوها قلیلة وقد راعوا الادب حیث لم ینسبوه الی التقصیربل اظهرواله ولاموا انفسهم فی مقابلتهم ایاها با لنبی ﷺ ۔ ای اما رسول اللهﷺ فقد خص بالمغفرة العامة فلا علیه ان یکثر العبادة واما انا فکیف فلست مثله ﷺ

یعنی جب نبی کریم ﷺ کی عبادت کے متعلق ازواج مطہرات سے سوال کرنے والے تین صحابہ کرام کو بتلایا تو گویا انھوں نے اس کو قلیل سمجھا تو کہا کہ کہاں ہم اور کہاں نبی ﷺ کا مقام رفیع کہ انھیں اللہ تعالیٰ نے اگلے اور پچھلے ذنوب بخش دیئے ہیں تو ان میں سے ایک نے کہا کہ میں تو ہمیشہ ساری ساری رات نفل نماز پڑھوں گا الی آخر الحدیث۔

این نحن من نبی ﷺ کے تحت علی قاری نے فرمایا یعنی ہمارے اور آپ کے درمیان بہت ہی فرق و فاصلہ ہے اور بعد مرتبت۔ کیونکہ ہم تقصیر و کوتاہی اور سوء عاقبت کے خطرہ سے دوچار ہیں جب کہ آپ محفوظ اور مامون خاتمہ والے ہیں اور یہ تعبیر بھی کی گئی کہ ہم

خطرہ سے دوچار ہیں جب کہ آپ محفوظ اور مامون خاتمہ والے ہیں اور یہ تعبیر بھی کی گئی کہ ہم یقیناً گناہ گار ہیں اور مغفرت کی طرف محتاج ہیں جب کہ آپ کے لیے اعلان مغفرت ہو چکا ہے۔ علامہ مظہر نے اس قول صحابہ کی توضیح میں فرمایا کہ صحابہ کرام نے اپنے طور پر گمان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے وظائف کثیرہ ہوں گے اور جب ۰۰۰۰۰۰ ازواج مطہرات کی زبانی سنا تو قلیل جانا لیکن ادب کو ملحوظ رکھا جب کہ آنحضرت ﷺ کو تقصیر و تفریط کی طرف منسوب نہ کیا بلکہ آپ کے کمال کو ظاہر کیا اور اپنے نفوس کو ملامت کی نبی کرم ﷺ کے ساتھ مقابلہ اور برابری کے معاملہ میں ساری رات نماز نفل میں گزارنے کا عہد کرنے والے کے قول کی توضیح میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ تو مغفرت عامہ کیساتھ مخصوص ٹھہرائے گئے ہیں لہذا آپ کے حق میں زیادہ عبادت نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن میں تو آپ کی مانند نہیں ہوں۔

الغرض ان اکابر نے بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ارشادات کی اپنے الفاظ میں تعبیر کرتے ہوئے ایسے لفظ استعمال فرمائے کہ اگر آپ اپنے طور پر بولتے صریح گستاخی اور بے ادبی ہوتی لیکن ان کے مفہوم اور مدلول عبارت کو بیان کرنے کی وجہ سے اس کو سوء ادب اور گستاخی اور تحقیر و توہین قرار نہیں دیا جا سکتا اور نہ ہی ایسی تعبیر سے صاجزادہ محمد زبیر صاحب کی تکفیر و تضلیل درست ہے۔

تنبیہ

بعض علمائے اعلام نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اس قول این نحن من النبی

ﷺ وقد غفر اللہ لہ اور اس پر نبی کریم ﷺ کا رد عمل " واللہ انی لاخشاکم للہ واتقاکم لہ الحدیث "کو صحابہ کرام کے نظریہ کی تردید قرار دیا کہ تم نے میرے گناہوں کی مغفرت کیوں سمجھی یہ تم نے غلط سمجھا اور غلط سوچا ہے اور اس سے زبیر صاحب کے اس استدلال کو رد کرنا چاہا ہے کہ صحابہ کرام نے مغفرت ذنب کی نسبت آپ کی طرف کی اور اس پر سید عالم ﷺ نے اس پر سرزنش اور اعتراض نہ فرمایا تو گویا آپ نے بھی اپنی طرف ذنوب کی اضافت اور اس پر مغفرت کے لیے ترتب کو تسلیم کر لیا تو پھر قول باری تعالیٰ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر کی بھی صحیح تفسیر وہی ہو گی جس میں ذنوب کی اضافت آپ کی طرف برقرار رکھ کر ذنوب کے معنی میں تاویل کی گئی ہو۔ لیکن ان حضرات کا یہ خیال اپنی اختراع و انتزاع ہے کیونکہ شارحین حدیث نے سید عالم ﷺ کے اس فرمان کو صحابہ کرام پر رد و قدح اور انکار و اعتراض نہیں قرار دیا بلکہ قلت عبادت کی وجہ اعتذار پر محمول کیا ہے قال القاضی ای انا اعلم به وبما ہو اعزلدیه واکرم عنده فلوکان ما استاثر تموه من الافراط فی الریاضة احسن مما انا علیه من الاعتدال لما اعرضت عنه (مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد اصفحہ ۲۳۱) قاضی عیاض نے بھی فرمایا یعنی میں اللہ تعالیٰ کے متعلق زیادہ جاننے والا ہوں اور جو اس کے ہاں عزیز تر ہے اور مکرم ترین ہے اسے بھی تو اگر ریاضت میں مبالغہ اور افراط جسے تم نے ترجیح دی ہے وہ اس اعتدال سے احسن ہوتا جس پر میں ہوں تو میں اس سے ہرگز اعراض نہ کرتا لہذا معلوم ہوا کہ یہ رد عمل ریاضت میں افراط اختیار کرنے پر ہے اور اعتدال کے ترک پر جو کہ مختار مصطفیٰ ﷺ ہے نہ کہ مغفرت ذنوب متقدمہ و متاخرہ کی آپ کی طرف نسبت کرنے پر لہذا صاحبزادہ صاحب کے استدلال کا ابطال اس کلام نبوی سے کرنا بے جواز ہے اور نا قابل اعتبار و اعتداد ہے بالخصوص جب کہ کلام مجید میں

ذنب کی نسبت آپ کی طرف اللہ تعالی خود فرمارہا ہو پھر اس سے مغفرت طلب کرنے کا حکم اللہ تعالی خود دے کماقال تعالی واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات اور رازی علیہ الرحمۃ جیسے اکابر علماء اسلام تصریح کریں کہ یہاں امت کے ذنوب مراد لینے کی گنجائش ہی نہیں اور ابن جریر جیسے مفسر جلیل قول باری تعالی لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک وما تاخر کو سوۃ نصر سے ملا کر مغفرت ذنوب کو نعمت فتح وغیرہ کے شکر کے ساتھ اور طلب مغفرت کے ساتھ معلق اور مشروط ٹھہرا رہے ہوں تو گویا اس صورت میں رسول معظم ﷺ کو ان آیات کریمۃ کا مخالف ماننا پڑے گا یا حضرات صحابہ پر رسول معظم ﷺ کے رد وانکار اور ان کی تردید کے باوجود ان حضرات کا اسی معنی ومفہوم پر اصرار ماننا پڑے گا اور آپ کی مخالفت وبغاوت تسلیم کرنی پڑے گی جب کہ دونوں لازم باطل ہیں لہذا صحیح محمل وہی ہے جو علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے۔ نیز جس قرینہ کو امام رازی علیہ الرحمۃ نے ملحوظ رکھتے ہوئے لذنبک میں نسبت آپ کی طرف برقرار رکھی ہے وہی قرینہ سورۃ فتح کی آیت کریمۃ میں موجود ہے جیسے کہ بعد میں فرمایا" لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنت الایۃ اور مفسر ابن جریر نے اپنی طرف سے بھی اور حضرت ابن عباس کے فرمان سے بھی اس کو انا فتحنا لک فتحا مبینا سے متعلق ٹھہرا کر فتح مبین کی غایت قرار دیا ہے جیسے کہ لیغفر لک اللہ اس کی غایت ہے اور امام بن جریر نے اپنی اس تفسیر میں اور امام سیوطی نے درمنثور میں متعدد روایات سے اس کا لیغفرلک اللہ کے ساتھ مربوط ہونا اور اللہ تعالی کی طرف سے ان کے لیے مژدہ بشارت ہونا ثابت کیا ہے جیسے کہ لیغفرلک اللہ آپ کے لیے مژدہ ہے۔ الغرض رسول معظم ﷺ کی طرف سے صحابہ کرام پر اس نسبت کی وجہ سے رد وقدح کا قول بالکل نامناسب اور بلاجواز ہے نیز نزاع

چونکہ نسبت ذنب کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اور وہ نسبت واجب التسلیم ہے اور حضرت علامہ مفتی محمد اقبال صاحب نے بھی قول باری تعالیٰ واستغفر لذنبک میں امام رازی کے حوالے سے اس کو مسلم ٹھہرایا ہے تو پھر قول باری تعالیٰ لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک وما تاخر میں اس کو واجب الانکار اور ناقابل تسلیم ٹھہرانا قطعاً درست نہیں ہو سکتا اور نہ ہی نزاع کو صرف ماتقدم من ذنبک میں محدود و منحصر کرنے کی کوئی وجہ ہو سکتی ہے۔

کیا ذنب کا ترجمہ گناہ کرنا بتاویل بھی گمراہی ہے۔

صاحبزادہ زبیر صاحب نے حضور داتا گنج بخش قدس سرہ اور دیگر اکابر کے حوالوں سے اس ترجمہ کو ثابت کر دیا بلکہ خود اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے حوالے سے ذکر کیا ہے " جتنا قرب زائد اسی قدر احکام کی شدت زیادہ۔ اسی لیے وارد ہوا حسنات الابرار سیئا المقربین نیکوں کے جو نیک کام ہیں مقربوں کے حق میں گناہ ہیں وہاں ترک اولیٰ کو بھی گناہ سے تعبیر کیا جاتا ہے حالانکہ ترک اولیٰ ہرگز گناہ نہیں۔

اس کی تاویل یہ فرمانا کہ یہ قول ترجمہ قرآن سے پہلے دور کا ہے لہذا مرجوع عنہ قرار پاکر بمنزلہ منسوخ قرار پائے گا (الاصلاح صفحہ ۲۶) کوئی موزوں تاویل نہیں ہے کیونکہ سوال یہ ہے کہ اگر یہ ترجمہ کرنا گستاخی ہے تو اعلحضرت قدس سرہ نے بھی ایک زمانہ میں اس کا ارتکاب کیا تھا؟ العیاذ باللہ۔ علاوہ ازیں اس سے توبہ واستغفار کیے بغیر محض دوسرا ترجمہ کر دینے سے گستاخی کی معافی تو نہیں ہو سکتی اور نہ گستاخی اس طرح منسوخ ہو کر بے اثر ہو سکتی ہے لہذا یہ حقیقت تسلیم کرنا ضروری ہے کہ ترک اولیٰ کو اللہ تعالیٰ نے ذنب قرار دیا اور اس

مفہوم کو ملحوظ رکھ کر اس کا ترجمہ گناہ کے ساتھ کر دیا گیا اور ان اکابرین میں اعلحضرت بھی شامل ہیں جنھوں نے گناہ والا ترجمہ کیا۔

نیز جن اکابرین نے قول باری تعالیٰ ماتقدم من ذنبک کو حسنات الابرار سیئا المقربین کے قبیلہ سے ٹھہرایا تھا ان کا مطلب و مقصد بھی اعلحضرت قدس سرہ کی عبارت سے واضح ہو گیا کہ جو نیک کام نیکوں سے سرزد ہوتے ہیں وہ ان کے لحاظ سے تو گناہ نہیں ہوتے مگر مقربین کے مقام قرب کے لحافظ سے گناہ قرار پاتے ہیں تو گویا وہ سب حضرات بھی اس مفہوم و مدلول کے قائل ہوئے ورنہ لازم آئے گا کہ اعلحضرت قدس سرہ نے ان کے قول کی غلط ترجمانی کی ہے العیاذ باللہ۔ اندریں صورت صرف اعلحضرت رضی اللہ عنہ کے کلام سے ہی نہیں بلکہ دیگر سابقین و اسلاف کرام کے کلام سے بھی منجملہ دیگر تاویلات کے یہ تاویل بھی ثابت ہے تو اس کو گستاخی قرار دے کر تکفیر و تفسیق اور تضلیل سے کام لینا سراسر زیادتی ہے اور تحکم و سینہ زوری ہے اور ان فتاوی کے غیر مستحق پر ایسے فتاویٰ عائد کر کے اپنے نامہ اعمال سیاہ کرنے اور تکفیر و تضلیل کا وبال اپنے سر لینے کا باعث ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔

الحاصل : اصل مسئلہ میں مولانا محمد زبیر صاحب نے اہل سنت کے مسلک سے بالکل انحراف نہیں کیا اور ان کا رسالہ اور درس خطاب کی کیسٹیں اس پر شاہد عدل ہیں۔ البتہ انھوں نے امام اہل سنت کے قدس سرہ سے آیت مبارکہ "لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک وماتاخر" کے ترجمہ اور ذنب کی نسبت اور اضافت میں تاویل پر اعتراض کیا اور ان کی تردید کی کوشش کی اس انداز بیان کو اور آپ کی تعیین اور تخصیص کو کسی طرح بھی مستحسن نہیں سمجھا جا سکتا۔

احباب حیدر آباد میں سے زبیر صاحب کے مخالف فریق نے بندہ سے استفسار کیا تھا تو اس وقت بندہ نے انھیں جواباً جو کچھ لکھا تھا انھوں نے اس کو صاحبزادہ صاحب کے

معلوم ہوتا ہے۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ صاجزادہ محمد زبیر صاحب کی جو تقریر آپ نے لکھ کر بھیجی اس میں علامہ سعیدی صاحب کی اتباع اور انھیں کے اقوال سے تمسک واستدلال نمایاں واضح ہے لیکن علامہ سعیدی صاحب کی بجائے صرف صاجزادہ صاحب آپ کے ہدف ہیں اس کی حکمت و مصلحت بندہ کی سمجھ سے بالاتر ہے۔

علامہ سعیدی صاحب یا صاجزادہ محمد زبیر صاحب اگر تو رسول معظم ﷺ میں ذنوب کا تحقق تسلیم کرتے ہیں تو سراسر غلطی کے مرتکب ہیں۔ اگر ذنب کی نسبت جو قرآن مجید میں واقع ہے اس کو آپ کی طرف تسلیم کرتے ہیں مگر ذنب کو خلاف اولی اور سیئات المقربین کے معنی میں لیتے ہیں یا اعلان مغفرت کو آنحضرت ﷺ کے لیے بشارت عظمی اور اعزاز واکرام قرار دیتے ہیں جیسے آقا غلام پر اپنے کرم کریمانہ کا اظہار کرتے ہوئے کہے کہ میں نے سب کچھ تمھیں معاف کر دیا اگرچہ اس سے کوئی کوتاہی سرزد نہ ہوئی تو یہ معنی بھی اکابرین امت نے ذکر کیے ہیں اور ظاہر ہے کہ ذنب کی نسبت آپ کی طرف تسلیم کر کے ہی یہ تاویلات کی ہیں تو ان حضرات پر ایسی برہمی اور غیظ وغضب کے اظہار کی کوئی وجہ نہیں ہونی چاہیے اور ترجمہ قرآن میں تحریف کا الزام بھی نہیں دیا جا سکتا کیونکہ وہ تراجم بھی اکابر سے منقول ہیں اور نہ ہی مخصوص ترجمہ پر ایمان لازم ہوتا ہے جب کہ آیت میں اکابرین کے متعدد اقوال موجود ہوں تو ایک مخصوص ترجمہ کی تحریف کو فتوی کفر وضلالت کی بنیاد بنانے کی سعی کرنا مضحکہ خیز امر ہے۔

علاوہ ازیں ماتقدم من ذنبک وما تاخر سے مؤمنین کے ذنوب مراد لینے میں اعلحضرت قدس سرہ منفرد نہیں ہیں بلکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی امام رازی امام سیوطی امام

سبکی اور ابن عطیہ وغیر ہم من الاکابر نے یہ بھی معنی ذکر کیا ہے لہذا اس کو صرف آپ کا ترجمہ قرار دینا اور آپ کو نشانہ بنانا بھی سراسر زیادتی اور جسارت وبے باکی ہے اور تفصیلی جواب رسالہ لذنبک کے صفحہ ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، پر مذکور ہے اور ظاہر ہے کہ احباب کو یہ جواب قبول خاطر ہوا تب ہی اس کو شائع کیا (جب کہ اس کا تعلق ان کے تحریر کردہ سوال اور درج کردہ عبارت سے تھا) لیکن جب صاحبزادہ محمد زبیر صاحب کی درسی کیسٹیں سنیں اور رسالہ مغفرت ذنب ملاحظہ کیا تو معلوم ہوا کہ ان کا قطعاً یہ مقصد نہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو گنہگار ثابت کیا جائے بلکہ ذنب کی نسبت آپ کی طرف مان کر دیگر اکابرین کی بیان کردہ تاویلات و توجیہات ذکر کی ہیں اور عصمت انبیاء علیہم السلام پر عقلی و نقلی دلائل بھی قائم کیے ہیں اور اس عقیدہ پر وارد ہونے والے اعتراضات کے جوابات بھی دیئے ہیں تو اس سیاق و سباق میں ان کو گستاخی رسول ﷺ کا مرتکب ٹھہرانا سراسر زیادتی ہے۔

البتہ اعلحضرت کے متعلق الفاظ کی سنگینی نظر انداز نہیں کی جاسکتی لیکن یہ تغلیظ و تشدید تکفیر و تضلیل کے فتاوی کے بعد وقوع پذیر ہوئی ہے لہذا اس میں اگر زبیر صاحب مجرم گرانیں جائیں تو ان سے بڑے مجرم ان کے مخالف لوگ ہیں جنھوں نے ان کی درسی کیسٹ کو اور اپنے مدرسے کی چار دیواری کے اندر اعلحضرت قدس سرہ کے ساتھ ایک مسئلہ کی تحقیق کرتے ہوئے آیت کے ترجمہ میں اختلاف کیا اور اپنے خیال میں اس پر دلائل قائم کیے (خواہ فی الواقع ان کی حیثیت جو بھی تھی) تو ان کو گستاخ رسول اور گستاخ صحابہ قرار دے کر پورے ملک میں شور برپا کر دیا۔ حالانکہ وہ بار بار کہہ رہے ہیں اس نسبت کی وجہ سے عقیدہ عصمت پر لازم آنے والے اعتراضات کے وہ جوابات ہیں جس پچیس جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ تو کم از کم یہ تکلیف بھی گوارا کرلی جاتی کہ وہ جوابات بھی معلوم کرلیں فتوے بعد میں لگالیں گے مگر

ہوں۔ تو کم از کم یہ تکلیف بھی گوارا کرلی جاتی کہ وہ جوابات بھی معلوم کرلیں فتوے بعد میں لگا لیں گے مگر معلوم ہوتا ہے صرف فتوے لگانے کی جلدی تھی۔ زبیر صاحب کا نظریہ حقیق کیا ہے اور وہ اس درسی تقریر میں کیا ثابت کرنا چاہتے تھے اس سے کوئی غرض نہیں تھی اور اتنا عرصہ بیت جانے کے باوجود بھی یہ زحمت گوارا نہیں کی گئی۔

اس لیے میری گزارش یہی ہے کہ صاجبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب سے اگر اعلحضرت کے ساتھ اختلاف اور زبان کی درشتی پر مواخذہ ضروری ہے تو اس سے شدید تر مواخذہ کے حقدار وہ حضرات بھی ہیں جنھوں نے بلا تحقیق و تفتیش اس قدر سنگین فتوے زبیر صاحب پر لگائے اور ان کو اہل سنت سے خارج کرنے اور گستاخان رسول ﷺ کے زمرے میں شامل کرنے کی سعی فرمائی اور رسائل و کتب چھاپ کر ان کی مقدور بھر تذلیل و تحقیر کا سامان کیا اور دیوار سے لگانے کی مذموم سعی کی اور ان کو اعلحضرت عظیم البرکت کے حق میں بھی اور ان کے ایسے معتقدین کے حق میں بھی درشت کلامی اور شدید رویہ اپنانے پر برانگیختہ کیا۔ ھذا ما عندی واللہ ورسولہ اعلم

وانا العبد المذنب العاصی الراجی عفوربہ

ابوالحسنات محمد اشرف السیالوی

کان اللہ لہ

۹ جولائی سنہ ۲۰۰۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین، والصلوٰۃ والسلام علی رحمۃ للعلمین، سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہٖ اجمعین

آج کراچی میں علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی مدظلہم العالی کی اقامت گاہ پر کراچی کے ممتاز علماء اہلسنت کا ایک اجلاس منعقد ہوا ۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ حیدرآباد، سندھ میں استاذ حضرت زید کے مسئلے پر گزشتہ چند برسوں سے جو مناقشہ چل رہا ہے اور جو مسلک اہلسنت کے عظیم تر مفاد کے سراسر خلاف ہے، اس کو جماعت اہلسنت پاکستان نے حل کرنے کی ذمہ داری قبول کی اور علامہ محمد اشرف سیالوی کی سربراہی میں ایک بورڈ تشکیل دے کر سارا مسئلہ اور متعلقہ زیر بحث مختلف فیہ مواد اس کے سپرد کر دیا ۔ ہمارے درمیان بطور حکم علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہم کے فیصلے کی فوٹو اسٹیٹ نقول تقسیم کی گئیں ۔ اس فیصلے کی رو سے علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب نے صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صاحب کے موقف اور ان کے مضمون کے موقف کا بنظر عمیق مطالعہ کرنے کے بعد ہر قسم کی تکفیر، تفسیق اور تضلیل سے صاحبزادہ صاحب کو بری الذمہ قرار دیا ہے اور قرار دیا ہے کہ ان میں سے کسی چیز کا ان پر اطلاق نہیں ہوتا ۔ البتہ علامہ سیالوی نے امام اہلسنت اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز و رضی اللہ عنہم کے بارے میں صاحبزادہ صاحب کے انداز بیان اور طرز تحریر کو خلاف ادب اور غیر محتاط قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس پر وہ لائق سرزنش ہیں ۔ چنانچہ اجلاس میں قائد اہلسنت کے حکم اور اجلاس میں موجود علماء کی فرمائش پر صاحبزادہ صاحب نے اس فیصلے کو من کل الوجوہ لفظاً و معنیً قبول کرتے ہوئے اعلیٰحضرت کی ذات بابرکات کے حوالے سے اپنے وہ تمام الفاظ کو غیر مشروط طور پر واپس لے لیا جن سے عوام و خواص اہلسنت کی دل آزاری ہوئی ہو یا ہو رہی ہو یا ان کی اشاعت سے پیدا ہوتی ہے اور انہوں نے بطیب خاطر معذرت بھی کی ۔

اس کاروائی اور تصفیے کی روشنی میں اجلاس میں موجود علماء اہلسنت نے ان کی استدعا کو قبول کرتے ہوئے، جو علامہ محمد اشرف سیالوی کے فیصلے کا لازمی تکملہ اور تتمہ تھا، قرار دیا ہے کہ ہمارے نزدیک یہ متنازعہ مسئلہ اب طے ہو چکا ہے، حکم کا فیصلہ نافذ ہو چکا اور ہم اس پر الحمدللہ مطمئن ہیں ۔ اور جماعت اہلسنت پاکستان سے پرزور سفارش کرتے ہیں کہ وہ اس مسئلے میں فریقین پر ہر قسم کے مخاصمانہ رویے کی روش اور اشاعت کی پابندی عائد کرے، اس مسئلے میں معاندانہ و مناقشانہ فضا کو ختم کرائے اور دونوں فریقوں کو مثبت دینی و مسلکی کاموں پر لگائے ۔ اور اس مسئلے پر مکمل جنگ بندی کرا کے فائل کو اسی طرح داخل دفتر کرا دے جس طرح اکابر علماء اہلسنت نے سنہ ۱۹۶۰ء کے عشرے میں محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ اور حضرت غزالی دوراں رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مابین علمی تنازعے کو کسی کی فتح و شکست کا اعلان کئے بغیر دونوں اکابر کے تمام تر علمی وقار اور شخصی تکریم کو قائم رکھتے ہوئے، ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا تھا ۔

(ورق الٹئے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

IDARA AL-FIKR FOUNDATION (Trust)
(Jamia Nadra-Tul-Uloom)

ادارہ الفکر فاؤنڈیشن (ٹرسٹ)
(جامعہ نضرۃ العلوم)

تاریخ 15-7-2000

حامداً ومصلیاً

درمسئلہ مغفرت ذنب علمائے اہلسنت کے مابین جو اختلاف رونما ہوا بفضلہ تعالیٰ اپنے انجام کو پہنچا۔ اس مسئلہ میں حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ ابوالخیر زبیر صاحب کا موقف حق وصواب پر مبنی تھا۔ اور قرآن وحدیث اور اکابر کی تصریحات سے موئید تھا۔ ان کے مخالفین نے مسئلہ مذکورہ کو دلائل اور حقائق کی روشنی میں دیکھنے کے بجائے محض جذباتی طور پر سمجھا حالانکہ علمی وتحقیقی کام میں جذبات وتعصبات کو قطعاً حائل نہیں ہونا چاہیئے۔ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے مسئلہ مذکورہ میں بطور حکم جو فیصلہ صادر فرمایا ہے وہ یقیناً احقاق حق اور ابطال باطل کا مظہر ہے۔ اکابرین نے اس کی تائید اور حمایت فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام خواص وعوام کو حق پہچان کر اسے قبول کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

غلام جیلانی اشرفی
شیخ الحدیث جامعہ نضرۃ العلوم

محمد رضوان احمد
ناظم تعلیمات وصدر مدرس جامعہ نضرۃ العلوم

محمد الیاس رضوی اشرفی
مہتمم جامعہ نضرۃ العلوم

ادارۃ الفکر
جامعہ نضرۃ العلوم
دستخط رئیس الجامعہ

10-B ہرڈ ڈیوس روڈ گارڈن ویسٹ کراچی

۸۶/۹۲

کراچی

۱۵ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ

مکرمی زید مجدکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ موصول ہوا۔ کرم فرمائی کا ممنون ہوں ___

فقیر نے اپنی تحریر میں ذنب کا حوالہ دیتے ہوئے ذنب کے حقیقی اور لغوی معنی مراد لیے تھے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لفظ کی نسبت اپنا خلاف ادب قرار دیا تھا

والسلام

احقر محمد مسعود احمد

۱۸ جولائی ۲۰۰۰ء

نوٹ :- علامہ قاری عبدالرشید اعوان صاحب نے ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب زید مجدہ کو ایک عریضہ ارسال کیا جس میں انکو لکھا کہ بعض لوگوں نے علامہ صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صاحب کے خلاف "لٹریچر" کے نام سے ایک کتاب چھاپی ہے جس میں آپکی یہ تحریر بھی شائع کی ہے کہ "فقیر ذاتی طور پر سرکار دو عالم ﷺ کی طرف ذنب کی نسبت کو خلاف ادب سمجھتا ہے" حالانکہ صاحبزادہ محمد زبیر صاحب کا عقیدہ وہ ہے جو انہوں نے اپنے درس کی کیسٹ اور اپنی کتاب مغفرت ذنب میں بھی لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ ہر قسم کے گناہ سے ہر وقت پاک اور معصوم ہیں لہذا اس عقیدہ عصمت پر کامل ایمان ویقین رکھنے کے بعد جہاں بھی قرآن پاک میں ذنب کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی طرف کی ہے وہاں ذنب کو حقیقی معنوں میں نہ لیا جائے بلکہ ترک اولیٰ وغیرہ کی تاویل کرکے اس نسبت کو اپنے ترجمہ یا تفسیر میں اسی طرح برقرار رکھنا جیسا کہ وہ قرآن یا حدیث میں آئی ہے یہ بے ادبی اور گستاخی نہیں کیونکہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی، حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری، مولانا جامی، امام غزالی، شیخ عبد الحق محدث دہلوی جیسے سینکڑوں اولیاء کرام کے تراجم اور تفاسیر میں ذنب کی تاویل کرتے ہوئے یہ نسبت اسی طرح برقرار رکھی گئی ہے۔ جبکہ ان اولیاء کاملین سے آنحضرت ﷺ کی بے ادبی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ صاحبزادہ صاحب کے کلام میں بھی جہاں یہ نسبت آئی ہے وہ بھی اسی تاویل سے آئی ہے معاذاللہ یہاں حقیقی گناہ کی ہرگز مراد نہیں تھا امید ہے آپ اپنی تحریر کی وضاحت فرما کے ممنون فرمائیں گے ----- اس کے جواب میں ڈاکٹر محمد مسعود صاحب زید مجدہ نے مندرجہ بالا مکتوب گرامی قاری عبدالرشید اعوان صاحب کے نام ارسال فرمایا جو اس سلسلے میں اس مسئلے کی وضاحت اور صاحبزادہ محمد زبیر صاحب کے متعلق ڈاکٹر صاحب قبلہ کی "لٹریچر" کی تحریر کے حوالے سے پھیلائی گئی تمام غلط فہمیوں کو دور کرنے کیلئے کافی ہے۔

ناشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثنا زیبا ہے اس خالق کائنات کو جس نے آسمان کو
درخشاں ستاروں سے منور فرمایا اور زمین کو انسانوں، سبزہ
زاروں اور آبشاروں سے مزین فرمایا۔ صلوٰۃ و سلام لائق ہے
اس ذات ستودہ صفات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کو جسے
اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری مخلوق سے افضل و اعلیٰ بنایا۔
ہر قسم کے علوم و فیوض سے مالا مال فرمایا اور تمام
تفہیمات و تطہیرات کا مرکز و محور بنایا۔
بعد از حمد و شکر رب العزت جل مجدہ نے بنی آدم کے اولیاء
کاملین و علماء راسخین کو عزت و عظمت عطا فرمائی اور ان کو
اجتہاد و ارشاد کی صلاحیت عطا فرمائی اور انکو صحیح
فہم و فراست اور استنباط کا ملکہ عنایت کیا۔
رب قدوس کے ان انعامات و نوازشات کے اعتراف کے
بعد مسئلہ مغفرت ذنب جو کہ طویل عرصہ سے علماء اہلسنت
کے درمیان باعث افتراق و اضطراب بنا ہوا تھا اللہ
تعالیٰ کے فضل و کرم سے اہلسنت پر عظیم احسان فرماتے ہوئے
باسعادت علماء اسکی منبع علم و عمل فاضل اجل ابو الحسنات
علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی نے نہایت عالمانہ
و محققانہ و مدبرانہ انداز سے شریعت مطہرہ کی روشنی میں
حل کر دیا میرے خیال میں اس عظیم تحقیق کے بعد کسی ثابت
عقیدہ، صاف ذہن اہلسنت مذہب رکھنے والے انسان کے دل
میں شک و شبہ باقی نہیں رہیگا۔ لہذا بندہ ناچیز محقق
اعظم علامہ ابو الحسنات محمد اشرف سیالوی کی اس تحقیق اور
تحریر و تحقیق سے مکمل اتفاق رکھتا ہے

[illegible]

"الحق احق ان یتبع"

یا رحمۃ للعالمین — یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلسنت کی دینی درسگاہ

جامعہ رضاء العلوم (ٹرسٹ)

قاسم آباد نمبر ا لیاقت کالونی حیدرآباد سندھ

تاریخ 30/7/2000 بمطابق ۲۷ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ — فون 35289

اہلسنت وجماعت کے درمیان ایک نزاعی مسئلہ بنام "حضرت غوث" جو کہ چند سالوں سے مناقشہ کا سبب بنا ہوا تھا الحمدللہ جماعت اہلسنت پاکستان کی طرف سے مرکزی کمیٹی جس کو تمام عہدیداران بشمول مجلس عاملہ و شوریٰ کی مکمل تائید حاصل تھی کے جس میں مناظر اہلسنت استاذ العلماء شیخ القرآن والحدیث ترجمان مسلک اہلسنت محمد اشرف سیالوی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنا فیصلہ دے دیا جنہوں نے صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نقشبندی صاحب کو لگائے گئے الزام گستاخ رسول اور واجب القتل وغیرہ سے مکمل بری الذمہ قرار دیا ہے۔ اور اس فیصلہ کی تائید و توثیق حضرت قائد اہلسنت سفیر اسلام مبلغ اعظم علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی مدظلہ العالی نے اور میرے پیر گرامی پیر طریقت رہبر شریعت فقیہ العصر حضرت مفتی محمد امین نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ سمیت ملک بھر کے اکابر علماء کرام و مشائخ عظام نے بھی کی ہے۔

اس جماعتی فیصلہ کو صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب نے بھی علی الوجوہ لفظاً و معناً قبول کر لیا ہے۔

ہمیں امید ہے ان احباب اہلسنت سے جنہوں نے ایک علمی اختلاف کو ذاتی رنجش یا حسد کی وجہ سے غلط انداز میں عوام میں لا کر سنگین غلطی کے مرتکب ہوئے اور ایک عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ناموس عالم دین کو معاذ اللہ گستاخ رسول ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی وہ بھی اپنی اس غلطی کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہوئے معافی کے طالب ہونگے اور اپنے عمل سے اتحاد اہلسنت کا ثبوت دیں گے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین کی صحیح خدمت کی توفیق عنایت فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولانا [illegible] نقشبندی
صدر مدرس جامعہ [illegible]
(دستخط)
30/7/2000

یا رسول اللہ [illegible]
مہتمم جامعہ [illegible]
لیاقت کالونی
[illegible]

جامعہ رضاء العلوم
قاسم آباد لیاقت کالونی حیدرآباد سندھ

فون نمبر (آفس) 0221-662044
فون نمبر (رہائش) 0221-616450

خطیب اہلسنت

علامہ قاری محمد شریف خان نقشبندی مجددی

(ایم۔اے۔اسلامک کلچر، فاضل الشہادۃ العالیہ فی العلوم العربیہ)

خطیب جامع مسجد درگاہ سخی عبدالوہاب شاہ جیلانی "حیدر آباد۔
محکمہ اوقاف حکومت سندھ۔

۱۴۲۱ھ
تاریخ: ۲۷ ربیع الثانی
30 جولائی 2000ء

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ!

حوالہ نمبر ______

استناد مغفرت ذنب کے مسئلے پر گزشتہ دس سال سے جو علمی اختلاف چل رہا تھا۔ اسے جماعت اہلسنت پاکستان کے قائم کردہ بورڈ جسکے چیئرمین و سربراہ رئیس المناظرین استاذ العلماء جامع معقول و منقول حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب دامت برکاتہم القدسیہ ہیں۔ نے طرفین کے مواد کا بنظر عمیق مطالعہ کرنے کے بعد فخر اہلسنت مجاہد اہلسنت حضرۃ علامہ صاحبزادہ ڈاکٹر ابو الخیر مفتی محمد زبیر الازہری صاحب مدظلہ العالی کو ہر قسم کی تکفیر، تفسیق اور تضلیل سے بری الذمہ قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ ان میں سے کسی چیز کا ان پر اطلاق نہیں ہوتا۔ البتہ علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب نے برصغیر پاک و ہند کی عظیم شخصیت امام اہلسنت المجدد علامہ شاہ امام احمد رضا خان فاضل محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں صاحبزادہ صاحب کے انداز بیان اور طرز تحریر کو خلاف ادب اور غیر محتاط قرار دیا ہے۔

در اصل یہ فیصلہ وہی ہے جو آج سے چند برس پہلے بقول مولانا عبد الرشید نوری صاحب کے، کہ حضرۃ علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے کراچی میں آپ مخصوص اجلاس میں علامہ ڈاکٹر صاحبزادہ ابو الخیر مفتی محمد زبیر الازہری صاحب کی کتاب مغفرت ذنب اور دوران لیکچر ریکارڈ کی گئی آڈیو کیسٹ کے حوالے سے فرمایا تھا۔ کہ صاحبزادہ صاحب کی نہ تحریر سے اور نہ ہی کیسٹ والی تقریر سے کسی قسم کی گرفت ہو سکتی ہے۔ یعنی نہ تکفیر نہ تفسیق اور نہ ہی تضلیل کا حکم لگایا جا سکتا ہے۔ سوائے اسکے کہ صاحبزادہ صاحب نے اعلیحضرۃ امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ سے اختلاف کیا ہے اور اعلیحضرۃ کے بارے میں درشت لہجہ اختیار کیا ہے۔ اے کاش یہ بات اُس وقت تسلیم کر لی جاتی تو کتنا اچھا ہوتا۔ اور جماعت اہلسنت کی جگ ہنسائی نہ ہوتی۔ ہمیں دیر آید درست آید۔ اب یہ فیصلہ ہو چکا۔ جسے جماعت اہلسنت پاکستان کی طرف سے مقرر کردہ حکم علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب نے کیا۔ اور قائد اہلسنت امام انقلاب حضرۃ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی دامت برکاتہم القدسیہ کی سربراہی و قیادت میں بلائے گئے اجلاس میں جس میں کراچی شہر کے ممتاز علماء اہلسنت کی موجودگی میں قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی دامت

حنفی ہاؤس، مکان نمبر D/995، ہوم اسٹیڈ ہال چاڑی، حیدر آباد۔ (ورق الٹیے)

فون نمبر (آفس) 0221-862044
فون نمبر (رہائش) 0221-616450

خطیب اہلسنت

علامہ قاری محمد شریف خان نقشبندی مجددی

(ایم۔اے۔اسلامک کلچر، فاضل الشھادۃ العالیۃ فی العلوم العربیۃ)

خطیب جامع مسجد درگاہ سخی عبدالوہاب شاہ جیلانی ؒ حیدر آباد۔

محکمہ اوقاف حکومت سندھ۔

حوالہ نمبر ________

تاریخ: ۲۷ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ
۳۰ جولائی ۲۰۰۰ء

بحکم پیر اور علماء اہلسنت کی خواہش پر علامہ ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر مفتی محمد زبیر الازہری صاحب نے اس فیصلے کو من کل الوجوہ لفظاً و معناً قبول کرتے ہوئے اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کی ذات بابرکات کے حوالے سے اپنے تمام الفاظ کو غیر مشروط طور پر واپس لے لیا، جس سے عوام و خواص اہلسنت کی دل آزاری ہوئی ہو یا بے ادبی کا کوئی ادنیٰ شائبہ بھی پیدا ہوتا ہے اور انہوں نے طلب معذرت بھی کی۔ اس کارروائی اور تصفیے کی روشنی میں اجلاس میں موجود علماء اہلسنت نے انکے [illegible] کو قبول کرتے ہوئے، جو علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب کے فیصلہ کا لازمی تکملہ اور تتمہ تھا، قرار دیا ہے کہ ہمارے نزدیک متنازعہ مسئلہ اب طے ہو چکا ہے۔ حکم کا فیصلہ نافذ ہو چکا اور ہم اس پر پوری طرح مطمئن ہیں۔

فقیر کے نزدیک بزرگوں کا یہ فیصلہ اور حضرت علامہ ڈاکٹر ابوالخیر مفتی محمد زبیر الازہری صاحب کا اس فیصلے کو قبول کرنا دراصل مسلک اہلسنت کے مفاد میں ہے۔ جس سے عوام و خواص اہلسنت میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اس طرح وہ حضرات کہ جنہوں نے اس علمی مسئلے کو نہ صرف خواص میں بلکہ عوام میں اس طرح شہرت بخشی کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد کہ صاحبزادہ صاحب گستاخ رسول ہیں وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا اب ان حضرات کو اپنے سینہ سے کینہ، بغض اور حسد کو دور کرکے للہیت کے ساتھ رجوع کریں اور اپنے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرکے دنیا و آخرت میں سرخرو ہوں۔ اور مل جل کر مسلک اہلسنت کی خدمت کریں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

الفقیر محمد شریف [illegible] الجیلانی

MUHAMMAD SHARIF KHAN
KHATEEB
Dargah Syed Abdul Wahab Shah Jilani
HYDERABAD SINDH.

۲۷ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ
۳۰ جولائی ۲۰۰۰ء یوم الاحد

حنفی ہاؤس، مکان نمبر D/995، ہوم اسٹیڈ ہال چاڑی، حیدر آباد۔

تاریخ ۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۱

حوالہ ____

ھو الموفق للصواب

انبیاء علیہم السلام بالخصوص سید المرسلین و سید ولد آدم علیہ التحیۃ والتسلیم کے عصمت کا مسئلہ متفق علیہ ہے۔ قرآن کریم میں لفظ ذنب کی اسناد کو بھی علماء نے مؤول گردانا ہے، کوئی بھی اس کے ظاہر کا قائل نہیں البتہ تاویل کی صورت میں اختلاف ہے، تو وہ قدماء میں بھی موجود ہے، اس مسئلہ میں مولانا محمد اشرف سیالوی کی تحقیق کو ترجیح دیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم بما یجب ویرضی

فقیر حقی [illegible]

مہتمم

هو

ـم اللہ الرحمن الرحيم ؛ والصلوٰة والسلام على من هو بالمؤمنين رؤف رحيم و على
آله وأصحابه الذين فازوا منه بحظ جسيم ؛

ـتم. محمد (عرف) ابراهيم سرهندي مجددي گلزار خليل ، وابه ساماڙو عمركوٹ سنڌ پاکستان

۱۳ ربیع الثانی
۱۴۲۱ ھ

مولانا محمد حسن صاحب اور مولانا نیاز احمد صاحب فرماتے ھیں
کہ زبیر کے بارہ میں علمائے اہل سنت کے متفقہ
فیصلہ کے بعد اب تمہاری کیا رائے ہے
علمائے کرام نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ توہین انبیائے کرام
صلوات اللہ علیہم والتسلیمات کا الزام جو زبیر پر
لگایا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے اگر اتنے سارے علمائے فرمایا ہے کہ
وہ الزام صحیح نہیں ہے زبیر انبیائے کرام صلوات اللہ
علیہم اجمعین کا دشمن نہیں ہے۔ علمائے کرام کی توقیر
و تعظیم کو مد نظر رکھتے ہوئے قبول کرتا ہوں کہ
وہ دشمن انبیائے کرام نہیں ہے

۱۰ ھ ۱۴۲۱/۱/۱

مہر
عبدہ محمد ابراہیم

مفتی محمد ابراہیم القادری

مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ رضویہ باغ حیات سکھر۔

فون: 25572

تاریخ ____________

حوالہ نمبر ____________

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ اذان بعد دفن پر حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف سیالوی دامت برکاتہم
کا فیصلہ اول سے آخر تک پڑھا جو دلائل سے حق و صواب پایا
میں اس فیصلہ کی توثیق و تائید کرتے ہوئے اکابر جماعت اہل سنت سے درخواست
کرونگا کہ وہ دونوں فریقوں کو اس مسئلہ پر مزید کچھ کہنے سے روک دیں
اللہ تعالیٰ اس تحریر کو دونوں کیلئے باعث قبول حق بنائے آمین

محررہ: الفقیر ابو الفضل محمد ابراہیم القادری غفرلہ
خادم الجامعۃ الغوثیہ سکھر
۱۴ ربیع الآخر ۱۴۲۱ھ
17/7/2000

مفتی محمد ابراہیم قادری
مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ رضویہ
سکھر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدرسہ بحر العلوم حمیدیہ

ٹھل شریف ضلع جیکب آباد

فون 560 298
کوڈ 07094

تاریخ 17.7.2000

مسئلہ مغفرت ذنب کے متعلق

اشرف العلماء حضرت قبلہ ابو الحسنات محمد اشرف سیالوی صاحب کی کتاب سے عادلانہ منصفانہ اور بصیرت افروز فیصلہ جو تقریباً گیارہ صفحات پر مشتمل ہے۔

اول سے آخر تک پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی، توثیق اور تائید کرتا ہوں،

اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں توہین آمیز الفاظ کے متعلق کراچی میں قائد اہل سنت امام علامہ شاہ احمد نورانی کی اقامت گاہ پر فاضل اور بزرگ علماء کی مجلس میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر ابو الخیر محمد زبیر صاحب کی معذرت کرنا الفاظ کو واپس لینا جس کی گواہی وہ دستاویز ہے جو کراچی میں قبلہ نورانی صاحب کی موجودگی میں تیار ہوئی جس پر جلیل القدر علماء کرام کے دستخط موجود ہیں۔

مذکورہ دونوں واقعات کو سامنے رکھتے ہوئے یقین کرتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب تمام الزامات سے بری ہو چکے ہیں آئندہ کسی حالت میں بھی الزامات کو ڈاکٹر صاحب کی طرف ہرگز ہرگز منسوب نہ کیا جائے۔

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

محمد شریف برکی

۱۔ مہتمم مدرسہ بحر العلوم حمیدیہ ٹھل شریف
۲۔ رکن مرکزی شوریٰ جمعیت علماء پاکستان
۳۔ رکن صوبائی شوریٰ جماعت اہلسنت پاکستان
۴۔ جنرل سیکریٹری جمعیت علماء پاکستان سندھ

عبداللطیف [illegible]
17.7.2000
ناظم اعلیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم — یا اللہ جل جلالہٗ
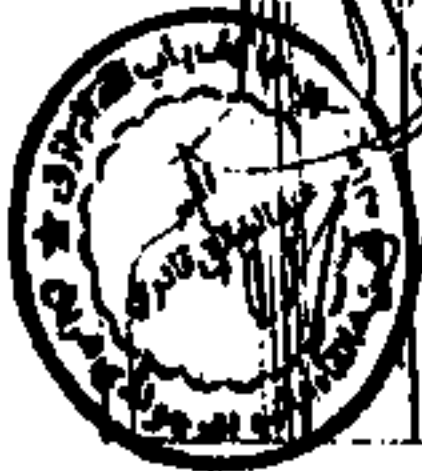
امیر علی ابن نور علی ہیں اولاد علی
پس اسی سبب لرزتے ہیں دشمنان علی

صاحبزادہ سید امیر علی شاہ بخاری

• خطیب جامع مسجد بخاری • سجادہ نشین درگاہ پیر بخاری
• صدر جماعت اہلسنت • ڈسٹرکٹ خطیب اوقاف
جیکب آباد (سندھ) فون نمبر

حوالہ نمبر: ———— تاریخ: ۱۸/ محرم الحرام ۲۰۰۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں نے حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب کا فیصلہ جس کی توثیق قائد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی دامت برکاتہم العالیہ اور دیگر علماء کرام نے کی ہے۔ سلسلہ مغفرت ذنب جو منسوب ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب، امید کرتے ہیں کہ فریقین اس مسئلہ پر کسی قسم کی مخالفانہ تحریر و تقریر سے گریز کریں گے۔

سید امیر علی شاہ بخاری
خطیب جامع مسجد پیر بخاری
ڈسٹرکٹ خطیب (اوقاف)
جیکب آباد (سندھ)

فون حیدرآباد: 780706

مفتی عبدالکریم سکندری صوبائی خطیب حکومت سندھ حیدرآباد

دفتر: چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف سندھ حیدرآباد

تاریخ ______

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

حضرت علامہ ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب کے متعلق مغفرت ذنب کا اختلاف
گذشتہ چند سالوں سے چلا آرہا تھا حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی اطال اللہ عمرہ واقبالہ نے
جو فیصلہ کیا ہے اس فیصلہ کی توثیق قائد اہل سنت حضرت علامہ شاہ احمد صاحب نورانی دامت برکاتہم العالیہ نے
اور دیگر علمائے کرام نے کی ہے فقیر اس سے متفق ہے اور فیصلہ کی حمایت کرتا ہے

مورخہ ۱۲ ربیع الآخر ۱۴۲۱

فقیر عبدالکریم سکندری 15-7-2000

مفتی عبدالکریم سکندری
عبدالکریم
15-7-2000
صوبائی خطیب محکمہ اوقاف

رہائش: سیٹلائٹ ٹاؤن نزد جامع مسجد میر پور خاص

JAMAT- E- AHL-E-SUNNAT PAKISTAN MIRPURKHAS.

حوالہ نمبر ________ تاریخ 15/7/2000

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب سے منسوب مسئلہ مغفرت ذنب کے سلسلہ میں جو اختلاف چند سالوں سے علماء کرام کے مابین چلا آ رہا تھا الحمدللہ مناظر اہلسنت علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی نے اس بارے میں جو فیصلہ کیا ہے اور اس فیصلہ کی توثیق حضرت قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی صاحب اور دیگر علماء کرام نے کی ہے۔ بندہ اس سے بالکل متفق اور مطمئن ہے اور اس فیصلہ کی حمایت کرتا ہے۔

محمد عبدالمجید نوری
علامہ محمد عبدالمجید نوری
ضلعی امیر جماعت اہلسنت میرپور خاص

ڈویژنل رابطہ آفس نوری مسجد ایوب نگر آدم ٹاؤن میرپور خاص سندھ-69000 فون ____ پبلک:2195

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

صاحبزادہ ابو الخیر محمد زبیر صاحب سے منسوب مسئلہ مغفرت ذنب جو کہ کافی دنوں سے اختلاف کا سبب بنا ہوا تھا علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی نے جو فیصلہ فرمایا الحمدللہ وہ بہت ہی مناسب ہے کہ علماء اہلسنت اور بالخصوص قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی صاحب نے رسالے کی توثیق کرکے مزید اس کو احسن فیصلہ بنا دیا امید ہے اب علامہ زبیر صاحب کی طرف کوئی بھی غلط فہمی کا شکار نہیں ہوگا ہم امید کرتے ہیں فیصلہ اہلسنت کے اتحاد و اتفاق کا سبب بنے گا ہم اس فیصلہ کی بھرپور حمایت کرتے ہیں۔ والسلام

قاری گل محمد قاسمی

مہتمم مدرسہ قاسم الانوار، [illegible]

لاڑکانہ سندھ

یہی ہے آرزو کہ تعلیم قرآن عام ہو جائے ہر اک پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہو جائے

رجسٹرڈ نمبر 2574

ھو العلیم

پوسٹ نمبر 87

دارالعلوم مجددیہ عثمانیہ

(029) 770521 فون نمبر

حوالہ نمبر ....

تاریخ 17-7-2000

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

اما بعد عرض کہ رسالہ "مغفرت ذنب" مختلف مقامات پر بنظر طائرانہ دیکھنے کا اتفاق ہوا اور حضرت علامہ محمد اشرف صاحب سیالوی کی نگرانی میں تشکیل دی ہوئی کمیٹی کی تحقیق کے بعد لکھے گئے مضمون کو بنظر غائر دیکھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ رسالہ مذکورہ علماء اہل سنت کی تصریحات سے ہم آہنگ ہے۔

کہیں بھی ان سے متصادم نہیں ہے البتہ اعلیحضرت رضی اللہ عنہ سے اختلاف کرتے ہوئے کچھ شدت سے کام لیا گیا ہے جس میں محتاط انداز اختیار کرنا چاہئے تھا نیز اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توجیہ کو نوک قلم سے رد کرنے کی بجاء توجیہات میں ضم کرنا چاہئے تھا جو کہ اعلیحضرت سے قبل بعض علماء کا نظریہ رہا ہے

واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

[illegible]

مدرسہ صدیقیہ عربیہ رضویہ

گلشن بہائی کالونی نزد ڈاکٹرز کالونی نوابشاہ

حوالہ نمبر ________ تاریخ 30/7/2000

مسئلہ مغفرۃ الذنب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

امابعد۔

ہم نے صاحبزادہ محمد ابوالخیر صاحب کا مغفرۃ الذنب ملا ہم نے اسی کتاب کا
مختصرا مطالعہ کیا جس میں ہمیں لغت کے اعتبار سے کوئی
لفظوں میں بے ادبی نظر نہیں آئی ہم ہورین محققین اور
مفتی علماء کرام کی رائے کا مشترکہ بے استفسار تھا۔
انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ صاحبزادہ ابوالخیر جو نے اعلیٰ حضرت
عظیم البرکت امام اہل سنت سے متعلق چند نازیبا کلمات لکھنے کی وجہ سے
معذرت کرنی چاہیئے جو کہ انہوں نے کی ہے
اسی فقیر نے وہ دیکھی ہے تحریر جس پر علماء حق نے دستخط
کیے ہیں فقیر آپ کے فیصلے سے اتفاق کیا ہے۔
دعا ہے کہ صاحبزادہ کے علم اور ادب میں مولا تعالیٰ اضافہ فرمائے

احقر علامہ ...

مولانا مفتی غلام نبی کھوسہ

باسمہ تعالیٰ شانہ ۲۵ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ

الحمد للہ والمنۃ کہ نزاع بر مسئلہ مغفرت ذنب
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مابین علماء حق
اہل سنت والجماعت طول ودرازیدہ بود کہ
منشا ایں مسئلہ صاحبزادہ ابو الخیر گردانیدہ شد
از دست مصلحین امت چوں ارتفاع ایں
معاملہ بطریق احسن در عمل آمدہ است
بسیار مسرت وانبساط پیدا شدہ است
واز خداوند قدوس مے خواہیم کہ کسے را از
اعراض وعدوان راہ نہ دہد وقلوب
ایشاں از بغض وضغن درمیان خود صفائی
بہ بخشد۔ ھذا ھو الحق والحق
احق ان یتبع

[illegible]
سکندری
مہتمم دار العلوم سکندریہ قادریہ
نوشہرو فیروز

مہتمم
دار العلوم قادریہ [illegible]
نوشہرو فیروز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اھاتمنا آج تعلیم اسلام علم نتی وجی ==== ھر پرچہ کا نتی پرچم اسلام نتی وجی

یا اللہ جل جلالہ　　　　یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دار العلوم غوثیہ رضویہ حسینیہ

پکاچانگ ضلع خیرپور

تاریخ ۲۵ جمادی الثانی ۱۴۲۱ھ　　　　حوالہ ________

مسئلہ معفرت زنب

معفرت زنب کے مسئلے پر علامہ ڈاکٹر محمد زبیر صاحب کے متعلق جو جماعت اہلسنت کے درمیان انتشار کی فضا قائم ہوئی مگر اللہ عزوجل کے کرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اس بارے میں ۶ جولائی ۲۰۰۰ کو قائد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی دامت برکاتہم العالیہ کی اقامت گاہ پر علماء اہلسنت کا اجلاس ہوا۔ جس میں صاحبزادہ محمد زبیر صاحب کے متعلق مفتیان اہلسنت علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب کا فیصلہ ظاہر کیا گیا اور علماء کرام میں اس فیصلہ کی کاپیاں تقسیم کی گئیں اور علماء کرام کی موجودگی میں ڈاکٹر محمد زبیر صاحب نے اپنے رسالہ معفرت زنب میں استعمال کیے گئے الفاظ واپس لیے۔ جن سے کسی بے ادبی کا تصور ہوتا ہو اور پھر جو اس اجلاس میں متفقہ علماء کا فیصلہ ہوا وہ بھی فقیر کے سامنے تحریری صورت میں موجود ہے اور یہ فقیر بھی علماء کرام کے فیصلے کے ساتھ متفق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق کی راہ پر متفق رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

فقیر غلام رسول حسینی
مہتمم دار العلوم غوثیہ رضویہ حسینیہ
پکاچانگ تحصیل خیرپور
ضلع خیرپور میرس (سندھ)

۲۸ جولائی ۲۰۰۰ء

٢٨٦/٩٢

یا اللہ جل جلالہ — یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مدرسۃ نور الھدیٰ غوثیہ

رجسٹرڈ نمبر 2675

بمقام هوت خان شاهاڻي تعلقه جوهي

ضلع دادو سنڌ

تاریخ 30/7/2000 — [illegible]

[صاح]بزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب پاکستان کے ایک مشہور علماء کرام
[میں] سے ایک ہیں انہوں نے جو کتاب تصنیف کی ہے کم سے کم مجھے
[ا]س کتاب میں ایسی کوئی خرابی محسوس نہیں ہوئی
[ا]ور تمام علماء کرام نے ان حضرت زبیر صاحب کے حق میں فتویٰ دیا ہے
لہٰذا ہم بھی صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب کی تائید کرتے
ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدائے کریم ہمارے علماء کرام کو متحد
اور متفق فرمائے
آمین بجاہ سید المرسلین ۰

[illegible]
دستخط مہتمم مدرسہ

مہر مدرسہ
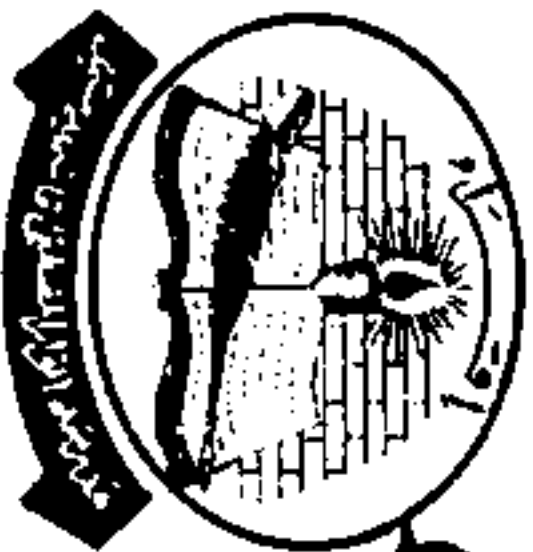
مدرسہ انوار المصطفیٰ قاسمیہ مسجل
درباخان مری ضلع نوشہرو فیروز
MADARSA ANWAR -E- MUSTAFA QASMIA (R) SINDH PAKISTAN.
التاریخ 28-7-2000
حوالہ

حضرت علامہ قبلہ اشرف العلماء شاہ محمد اشرف سیالوی
صاحب کی جانب سے عادلانہ ومنصفانہ وبینات اظہار فیصلہ
اول سے آخر تک پڑھنے کی ہمیں سعادت حاصل ہوئی
ہم اس کی توثیق و تائید کرتے ہیں

مولوی غلام حسین سکندری
28-7-2000
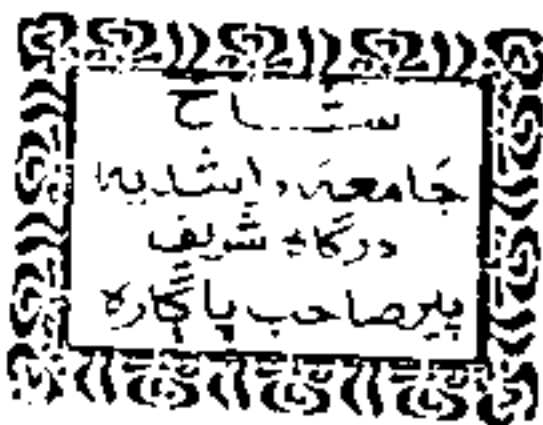
شہر سانگھڑ فون نمبر 578 رجسٹرڈ نمبر 2002

تاریخ

نمبر

ہم تصدیق کرتے ہیں کہ مولانا زبیر احمد صاحب اب رجوع ہوا ہے
اور بہت سے علماء کرام کی فتویٰ میں نے دیکھی اور میں ان کی
فتویٰ پر تصدیق کرتا ہوں کہ مولانا زبیر احمد صاحب اب بری ہے
اپنی غلطی کا علماء کرام کے سامنے اقرار کیا اور اعلان کیا میں غلطی
پر تھا اب توبہ کرتا ہوں ~~علما~~ اور معافی چاہتا ہوں ان علماء کرام نے
تصدیق کی ان میں حضرت شاہ احمد نورانی بھی تھا میں نے حضرت پیر محمد ابراہیم جان
صاحب کی فتوای کو دیکھا اور پیر صاحب نے تصدیق کی ہے ہم بھی
پیر صاحب کی فتوای کو دیکھ کر تصدیق کرتے ہیں اب مولانا زبیر صاحب
بری ہے ۔ 31-7-2000
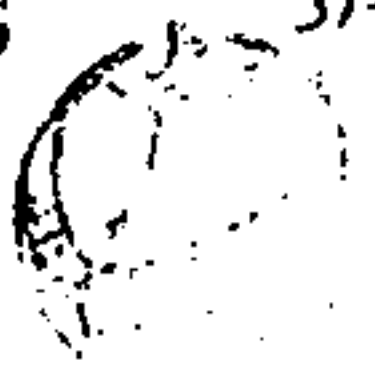
فقیر اللہ سکندر

مسئلہ مغفرۃ ذنب

سوال از مولانا ... مصطفیٰ ... حیدرآبادی!

کیا ارشاد فرماتے ہیں آپ صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر کے متعلق اور
انکی کتاب "مغفرۃ الذنب" کے متعلق!
اور جو علماء کرام نے انکے ساتھ کیا اسکے متعلق!

جواب

(١) صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب کو میں جانتا ہوں کہ وہ اہلسنت والجماعت کے
ایک مایہ ناز اور بہترین مقرر اور پاکستان کے جید علماء کرام میں انکو
شمار کرتا ہوں!
اور صاحبزادہ ابوالخیر کے والد صاحب ملک کے بہترین جید اور بزرگ عالم دین
تھے لہذا اللہ کا ان پر یہ کرم ہوا کہ صاحبزادہ محمد زبیر بھی انکی جگہ پر
ایک بہترین عالم دین کی صورت میں ہمارے سامنے آئے۔
اور کم عمری سے ہی درس و تدریس کا کام کرتے آئے ہیں اور رہے ہیں۔
انکی اس کتاب سے قبل میں انکی چند ایک تالیف اور خطابت کی
پڑھ چکا ہوں جس سے میں بھی اندازہ لگا چکا ہوں کہ محمد زبیر صاحب ایک ایسے
مقرر، مفتی، عالم ہیں کے ساتھ ساتھ ایک سچے عاشق رسول اور مدینے والے
آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دیوانے بھی ہیں۔
اور وہ محققانہ سوچ رکھتے ہیں انھوں نے بہترین انداز میں شان کبریا بیان کیا ہے

(٢) مغفرۃ ذنب کتاب کو میں نے غور اور باریکیوں سے نہیں پڑھا ہے لیکن واقعہ
اہلسنت کے محقق اسلام علامہ مفتی محمد اشرف سیالوی ہے کو حکم دیا کہ
وہ اپنا قیمتی وقت نکال کر اس کتاب کی باریکیوں کو غور سے پڑھ کے
فیصلہ دیں! انھوں نے نہایت ہی سوچ اور سمجھ کے بعد فیصلہ دیا ہے
میں وہ فیصلہ دیکھا ہے اس سے یہی ثابت ہوا ہے کہ انھوں نے اس کتاب
کو غور سے پڑھا ہے اور کتاب کو زیر زبر پڑھ کر ہی فیصلہ دیا ہے
اور جو انھوں نے جو فیصلہ عادلانہ اور منصفانہ کیا ہے اس سے ہم
اتفاق ہے ان کا یہ فیصلہ ہمارے تمام علماء کرام کیلئے قابل قبول ہونی چاہیئے
اور یہ فیصلہ سر آنکھوں سے قبول کرنا چاہیئے۔
کیونکہ یہ فیصلہ جب بعد میں پہنچا ہے ہمارے ملت اسلامیہ کے عظیم دانشور
مجاہد اسلام علامہ شاہ احمد نورانی صاحب کو ملا اور انکے ساتھ کئی
بہترین اور نامور علماء کرام نے اس پر دستخط کیے ہیں کر دی!
انہیں علامہ ابوالخیر محمد زبیر نے اپنی کتاب میں امام اہلسنت عظیم المرتبت
اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے
مقام اقدس میں شان کے خلاف چند ایسے الفاظ بھی دیئے ہیں

نحمده ونصلي
على رسوله الكريم مع التسليم .

مولانا محمد زبير صاحب جيڪي ڪتاب مغفرة الذنب تصنيف ڪيو آهي تي
جمعيت علماء پاڪستان علامه نوراني صاحب ميٽنگ ڪوٺائي آهي ڪرا
محمد اشرف سيالوي کي صدر بنائي جيو ته انهي جي تحقيق ڪئي . انهي
تحقيقات ڪري جيڪي لکيو آهي ان مان عثمان ڪامن جي تص
ڏسي اسان به تصديق ٿا ڪيون ته علامه محمد زبير صاحب تي ڪا تنز
تذليل يا تحقير جي نه آهي باقي گستاخانه الفاظ جيڪي اعلى
حضرت امام اهلسنت حضرت احمد رضا خان فاضل بريلوي رحمة الله
واسطي لکيا آهن انهي لاءِ اهڙي رهبر جي باره ۾ گستاخي ڪئي
ته انهي لاءِ درگاه ايزدي ۾ مغفرة ۽ التجا ڪري ۽ نقل برٿي جڏي .

حرره الفقير ادنى عباد الله عزيز الله .
مورخه ٢٦ ماه ربيع الثاني سنه ١٤٢١ هـ .

یااللہ جل جلالہ　　　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　یارسول اللہ ﷺ

آفس ضلع خطیب نواب شاہ سندھ

مفتی نور الدین بھٹو
ڈسٹرکٹ خطیب مرکزی جامع مسجد و عیدگاہ نواب شاہ

تاریخ 30/7/2000

الحمد للہ رب العالمین خالق السموات والارضین الصلوٰۃ والسلام
علیٰ سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ و صحبہ اجمعین

جناب مولانا محمد زبیر صاحب جیکو کتاب مغفرۃ الذنب لکیو آھی ان تی اسان جو مانڈو مفتی اعظم سرتاج العلماء جناب قبلہ سائیں شاہ احمد نورانی صاحب جن میٹنگ گھرائی جناب مفتی محمد اشرف سیالوی صاحب جن کیاء در مقرر کیا حکم صادر فرمایو تہ ان جیا تحقیقات کریا جیکو لکیو آھی پڑ بین عالمن سگوران جون تصدیقون ڈسی ھی فقیر بہ تصدیق لہ کرای تہ مولانا محمد زبیر صاحب جن جی کتاب فتویٰ تضلیل یا تحقیر جیا نہ آھی باقی جیکا بہ ادبی و ان الفاظ جناب سید یا وزقا الدین قبلہ سائیں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن جو بابت م لکیا آھن تہ مدو با الفرو با مدینہ جیا تاجدار احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی ڈکہ رسیو ھو لنا و انھی لاء مولانا صاحب رب پاک جیا دربار عالیہ م مدینہ جیا شہنشاہ جو وسیلو بہ التجا کرای پڑ مدینہ جیا تاجدار کان بہ معافی و ٹی امید معافی ملی و ٹیندیا

کتبہ الحروف احقر الناس لاشئی فقیر نور الدین عفی عنہ
ضلعی خطیب اوقاف مرکزی جامع مسجد و عیدگاہ نواب شاہ

(مہر:) مفتی نور الدین بھٹو
ڈسٹرکٹ خطیب اوقاف
جامع مسجد و عیدگاہ نوابشاہ

30/7/2000 (دستخط)

مطابق ۲۸ ربیع الثانی سنہ ۱۴۲۱ھ

GHOUSIA GIRLS COLLEGE

145-C S.Town Sargodha
PAKISTAN

Ph: 220027

تاریخ 14-7-2000

پیش کردہ

توثیق تحریر، منجانب جماعت اہلسنت پاکستان

بمقام اقامت گاہ۔ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی مدظلہم العالی

ہم اہلسنت والجماعت کی طرف جو اہم فیصلہ پر تحریر لکھی گئی اس فیصلہ کی بھرپور تائید کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ مولا کریم اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہماری صفوں میں ایسا ہی اتحاد و اتفاق قائم رکھے آمین ثم آمین۔

خادم اہلسنت والجماعت
پیر مشتاق احمد شاہ الازہری
پرنسپل غوثیہ گرلز کالج سرگودھا۔

Principal
Ghousia Girls College
SARGODHA.
14-7-2000

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم

فقیر راقم الحروف حافظ محمد اشرف جلالی
حضرت علامہ ابو الخیر صاحبزادہ ڈاکٹر محمد زبیر صاحب
کی تصنیف ،مغفرتِ ذنب، کے بارے
میں شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف سیالوی
کے فیصلہ سے بالکلیہ متفق ہے ھذا ھو الحق

(علامہ) حافظ محمد اشرف جلالی
جامعہ جلالیہ رضویہ اشرف المدارس
کاموکی - ضلع گوجرانوالہ
PH- 8[illegible]0
3611

جامعہ فیاض العلوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخدوم و محترم حضرت علامہ صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مراسلہ بسلسلہ مسئلہ نبوت ذنب سوالات و جوابات کی صورت میں موصول ہوا جس میں آپ نے مجھے اپنی رائے کے اظہار کے لئے فرمایا ہے۔ جو ناچیز کی تحقیق کے مطابق نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ذنب کی نسبت تو کجا ادنیٰ تصور ذنب بھی گناہ عظیم ہے۔ اور آپ نے مراسلہ کے صفحہ ۱۰ سطر ۱۰ تا سطر ۱۲ آپ نے واضح تحریر فرمایا کہ "ہم اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبیرہ، صغیرہ، قصداً، سہواً، قبل اعلان نبوت بعد اعلان نبوت ہر قسم کے گناہ سے بالکل پاک اور معصوم ہیں" اور اکابرین امت کے تراجم سے جو آپ نے استدلال کیا ہے اس موقف کو ثابت کیا ہے اور قرآن و حدیث میں اطلاق ذنب کی جو توجیہ و توضیح اکابرین امت نے کی بالخصوص مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ امام اہل سنت غزالی زماں رازی دوراں محدث اعظم ہند و پاک استاذی و استاذ العلماء علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی قدس سرہٗ نے ترجمہ قرآن البیان کے ص ۷۶۶ پر کی ہے وہ میرا بھی راسخ عقیدہ اور یہی موقف ہے۔ جو غزالی زماں کی تحقیق ہے وہ میرے نزدیک مسلم [illegible] ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اکثر علماء اہلسنت مفتیان کرام نے بھی آپ کے موقف کی تائید کی ہے۔ اب میری دعا ہے کہ [illegible] یہ مسئلہ رفع ہو جائے۔ محمد عبد الغفور الوری مہتمم جامعہ فیاض العلوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قاری محمد زوار بہادر
ایم اے عربی، ایم اے اسلامیات

فون: ۹۷۳۸۳۳
مہتمم جامعہ محمدیہ رضویہ گلبرگ ۳، لاہور، پاکستان

تاریخ: ۱۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈاکٹر ابوالخیر صاحبزادہ محمد زبیر صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور علماء اہلسنت کے درمیان مسئلہ ذنب پر جو علمی اختلاف چلا آرہا تھا جس کے لئے شیخ الحدیث مولانا اشرف سیالوی صاحب دامت برکاتہم کو حکم مقرر کیا گیا تھا انہوں نے اس پر بہترین فیصلہ صادر فرمایا ہے جسے قائد اہلسنت حضرت علامہ امام شاہ احمد نورانی صدیقی دامت برکاتہم العالیہ کی دعوت پر ان کے گھر جمع ہونے والے علماء نے بہترین فیصلہ قرار دیا اور اس پر اپنے تائیدی دستخط بھی فرمائے ہیں۔

تمام علماء اہلسنت کو اس فیصلے کو صدق دل سے تسلیم کر کے فتوی بازی کا سلسلہ ختم کر دینا چاہئے اور مسلک اہلسنت کے فروغ کے لئے باہم متحد ہو کر جدوجہد کرنی چاہئے۔

خادم علماء اہلسنت

(دستخط)

محمد زوار بہادر

مرکزی سیکرٹری اطلاعات ورلڈ اسلامک مشن
مہتمم دارالعلوم جامعہ محمدیہ رضویہ
فردوس مارکیٹ گلبرگ 3 لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

العالی حضرت مخدوم ابن مخدوم علامہ ابوالخیر ڈاکٹر محمد زبیر صاحب
نقشبندی مجددی دامت مجدہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مزاج مبارک

مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپکے اور دیگر علمائے اہلسنت کے مابین
کچھ عرصہ سے جاری مباحثہ مسئلہ مخفی ذہب پر برادر محترم
حضرت وارث علماء اشرف الفضلاء علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی
نے تحریری فیصلہ آپکے موقف کے حق میں صادر فرمایا ہے نیز اس دور
کے سب سے بڑے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم عالم ربانی قطب جہاں
سیدی شیخ علامہ امام شاہ احمد نورانی صدیقی مدظلہ العالی نے بھی
علمائے اہلسنت اس فیصلہ کی توثیق فرمادی ہے ۔ ان علمائے ربانیین
کی توثیق ہے و تصدیق ہے بغض و حسد اور کینہ سے پاک ہے سو میں
بھی شرح صدر جو شرح ربانی اور اطمینان کیا تو اسکی تصدیق کرتا
ہوں اور نعرہ زن ہوں کہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر زندہ باد

والسلام
شبیر احمد شاہ ہاشمی
خطیب پتوکی ضلع قصور

تاریخ 3-8.2000

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جامعہ فریدیہ (رجسٹرڈ) ساہیوال

٠٤٤١_٦٦٦٨٥
٠٤٤١_٦٦٩٨٥
٠٤٤١_٦٤٢٨٥

حوالہ نمبر ________

تاریخ 16-7-2000

باسمہ تعالیٰ

ایک عرصہ سے علماءِ اہلسنت وجماعت کے درمیان اختلاف بسلسلہ استناد "تفویتِ زینبا" کافی زور وشور سے بڑھا جس کی شدت مسلک حقہ اہلسنت وجماعت کیلئے یقیناً ایک ناخوشگوار پہلو کی حامل تھی۔ لیکن الحمدللہ کہ قائد اہلسنت حضرت قبلہ علامہ الشاہ احمد نورانی دامت برکاتہ العالیہ کی اقامت گاہ پر فیصلہ کے مطابق۔ علامہ محمد اشرف سیالوی کو بشمول چند دیگر جید علماء حَکَم قرار دیا گیا۔ ان علماء ذیوقار نے جو فیصلہ فرما دیا ہے اس کے بعد علماء کو تبصرے کرنے میں احتیاط فرمانی چاہئے۔ امید ہے کہ برادر مکرم علامہ ڈاکٹر محمد زبیر احمد صاحب زید مجدہٗ آئندہ کافی حد تک احتیاط فرمائیں گے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

یا اللہ جل جلالہ — یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابوالحامد محمد احمد فریدی

بانی و مہتمم

مرکزی دارالعلوم جامعہ فریدیہ نظامیہ (رجسٹرڈ) بصیرپور ضلع اوکاڑہ

تاریخ: ________ حوالہ نمبر: ________

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقیر جماعت اہلسنت کے مقرر کردہ بورڈ اور اس کے حکم
فخر اہلسنت حضرۃ علامہ نواز شرف سیالوی دامت برکاتہم القدسیہ
کے فیصلہ سے مکمل طور پر متفق ہے مسند غوثیت زنب
پر مناقشہ اہل سنت کیلئے شدید ترین نقصان کا باعث بن
رہا ہے لہذا ان حضرات گرامی قدر کے فیصلہ کے بعد اسے
سلسلہ فوری طور پر بند ہو جانا چاہیے اللہ تعالیٰ ہمیں اتحاد
اور اتفاق نصیب فرمائے

دارالعلوم جامعہ فریدیہ نظامیہ [illegible]

فقیر ابوالحامد محمد احمد فریدی عفی عنہ

ابوالحامد محمد احمد فریدی
بانی و مہتمم دارالعلوم جامعہ فریدیہ نظامیہ بصیرپور اوکاڑہ

16/6/2

ملتان شریف

قائد اہل سنت کی سرپرستی میں جو کراچی کے علمائے کرام نے جو
صاحبزادہ صاحب کے بارہ میں فیصلہ دیا ہے بندہ اس کی تائید کرتا ہے۔ غلام حسن ... مدرس
جامعہ اسلامیہ خیر المعاد ملتان شہر
ناظم باغ ملتان فون 40997

حضرت صاحبزادہ ابوالخیر پیر صاحب کے متعلق کراچی علماء کرام نے حضرت قائد اہلسنت امام
الشاہ احمد نورانی صدیقی دامت برکاتہم العالیہ کی سرپرستی میں جو فیصلہ
فرمایا ہے جو کہ مسلک اہلسنت کے انتہائی مفاد میں ہے بندہ ناچیز اس کی بھرپور
تائید و تصدیق کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اتحاد کی دولت سے نوازے آمین

ناچیز مظہر الہدیٰ عفی عنہ
مہتمم جامعہ حامدیہ مظہر الاسلام
حمزہ والا جتوئی روڈ شاہ جمال مظفر گڑھ

محمد امان اللہ سعیدی مدرسہ حامدیہ امینیہ مصباح العلوم
مرکزی جامع مسجد توکلیہ ریلوے روڈ مظفر گڑھ

Ph: 711541

مرسلہ نمبر ________ تاریخ ________

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد مسئلہ ذیشان میں اختلاف میں صاحبزادہ
ابو الخیر محمد زبیر صاحب ناظم اعلیٰ جمعیت علماء پاکستان حیدرآباد سندھ و دیگر علماء اہل
سنت و شیخ الحدیث محمد اشرف صاحب سیالوی مدظلہ کو حکم مقرر کرنے سے طے پایا
ہے ان کی تائید و توثیق کرتا ہے خدا کرے آئندہ ایسے خلفشار سے
اہل سنت محفوظ رہیں اللہ رب العزت فیصلہ پر مزید استقامت کی توفیق
کو عطا فرمائے آمین

الراجی الی عطاء اللہ
محمد عارف
خادم دارالسلام
۱۸-۷-۲۰۰۰

مندرجہ بالا مضمون کی ہم
تائید کرتے ہیں اور دعا گو
ہیں کہ اللہ تعالیٰ اہلسنت و جماعت
کو ہر قسم کے خلفشار سے
محفوظ فرمائے آمین ثم آمین
مشتاق احمد غفرلہ الصمد
خادم دارالعلوم چشتیہ رضویہ
پہاڑپور ضلع ڈیرہ اسماعیل خان
۱۸-۷-۲۰۰۰

اہل سنت وجماعت کی مرکزی درسگاہ

مدرسۃ العلوم الشرعیۃ جامعہ غوثیہ مہریہ

بمقام بہل ، بھکر ضلع

تاریخ ۱۷ جولائی ۲۰۰۰ء

حوالہ ________

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صاحب نے علامہ محمد اشرف سیالوی کے فیصلے کے مطابق جب اعلیٰحضرت کی ذات بابرکات کے حوالے سے اپنے تمام الفاظ خلاف ادب سے توبہ کر لی اور برملا اسکا اعلان کر دیا اور فریقین کے حکم کا فیصلہ کو بجان دل قبول کر لیا تو بندہ اس فیصلے کی تائید کرتا ہے

فقیر کریم بخش مہتمم مدرسۃ العلوم الشرعیہ

رجسٹرڈ بمقام بہل تحصیل وضلع بھکر

مدرسۃ العلوم الشرعیہ (رجسٹرڈ)
بہل تحصیل و ضلع بھکر

مدرسہ ہذا زیر اہتمام حضرت علامہ الحاج مفتی حافظ کریم بخش صاحب مدظلہ ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء سے قائم ہے۔ جس میں درس نظامی کی مکمل تعلیم دی جا رہی ہے۔ طلبہ کے طعام و قیام وکتب وغیرہ کا مدرسہ کفیل ہے۔ مخیر حضرات سے التماس ہے کہ زکوٰۃ، عطیات، صدقات وغیرہ سے مدرسہ کی اعانت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ شکریہ۔

Jamia Islamia Madeena Tul Uloom

(Regd.) Mohallah Eid Gah. LAYYAH.

تاریخ 17 2000

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد کافی دنوں سے صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی مسئلہ ذنب کے بارے میں تحقیق پر کچھ علماء اہلسنت نے اعتراض کیا جو کہ اختلاف کی صورت اختیار کر گیا تھا جس کے حل کیلئے حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی کو حکم اور ثالث فریقین کی طرف سے مقرر کیا گیا تھا انہوں نے علمی تحقیق کے علاوہ اہلسنت کو خلفشار سے بچانے کیلئے حکمت عملی اختیار فرمائی اعلیحضرت کے متعلق جو الفاظ قابل اعتراض تھے وہ واپس لیں جس کو صاحبزادہ صاحب نے قبول فرمایا بندہ اس فیصلہ کی تائید کرتا ہے

[illegible]

مہتمم جامعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ جل جلالک

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

غلام رسول فیضی فاضل انوار العلوم ملتان (ایم اے عربی)

بانی و مہتمم ادارہ مفتاح العلوم (رجسٹرڈ) بائی پاس روڈ شاکر ٹاؤن ڈیرہ غازیخان

فون نمبر ______ تاریخ ______ 17/7

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

مسئلہ ترتیب کے بارے علماء اہلسنت کی طرف سے مقرر کردہ حاکم حضرت العلام مولانا محمد اشرف شاہ سیالوی مدظلہٗ جو فیصلہ اپنی علمی تحقیق اور اپنی صوابدید کے مطابق فرمایا ہے بندہ بلا کسی تکلف تصدیق و تائید کرتا ہے اور علماء اہلسنت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اب وقت آپس میں جنگ کرنے کا نہیں بلکہ اپنی صفوں میں متحد ہو کر مسلک حق اہلسنت و جماعت کا کام کرنے کا ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو
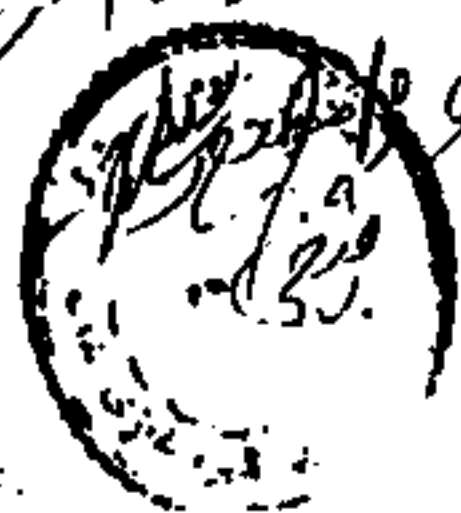
☎:(62711 ضلع لودھراں تاریخ ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم الذی عصمہ من کل ذنب وخطاء رتبہ العظیم
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

اما بعد۔ مسئلہ ذنب کے بارے میں جماعت اہل سنت کے حکم
حضرت العلام محمد اشرف سیالوی حفظہ اللہ نے جو فیصلہ دیا ہے۔
فقیر اس کی مکمل تائید کرتا ہے اور علماء کرام کی خدمت میں
دست بستہ گذارش کرتا ہے کہ رحماء بینھم کا مظاہرہ
فرماتے ہوئے میدان علم وعمل میں اشداء علی الکفار بن جائیں بھی
اغیار کی ناپاک سرگرمیوں کا ادراک کرتے ہوئے اپنی مساعی جمیلہ سے
ان کو ناکام کر دیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

سید ظفر علی قبری غفرلہ
خادم
مدرسہ غوثیہ مہریہ
لودھراں

۷۸۶-۹۲

822841 فون نمبر:

تاریخ ۱۸ ربیع الثانی ۱۴۲۱

حوالہ نمبر 7/2000

۷۸۶

حامداً ومصلیاً ومسلماً۔

اما بعد۔ مسئلہ زیر بحث پر جس انداز سے علامہ صاحبزادہ محمد زبیر مدظلہ
اور ان کے ناقدین نے قلم تحقیق و تفضیل و تفسیق اٹھایا تھا۔
اس کا انجام سوائے انتشار اہل سنت و عقیدتی میں سوائے ندامت کے
کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ عاقبت اندیش طبقہ خواص اس پر نہایت متفکر تھا۔
مقتدایان جماعت اہل سنت نے اس بار جو ذمہ داری سرمایہ اہل سنت
علامہ محمد اشرف صاحب سیالوی متعنا اللہ بطول بقائہ کے سر ڈالی۔ اور
انہوں نے جو فیصلہ فاضلانہ اس مسئلے پر صادر فرمایا۔ وہ نہایت ہی قابل تحکیم
و قابل تسلیم ہے۔ اور حال ہی میں زیر صدارت جناب قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی
دامت برکاتہم العالیہ کراچی کے منتخب علماء کی موجودگی میں جناب صاحبزادہ محمد زبیر نے
اپنے سابقہ اقوال سے رجوع فرما کر عقلمندی کا ثبوت دے کر اہل سنت پر احسان فرمایا۔
اب ان کے ناقدین علماء کرام سے بھی توقع ہے۔ کہ اپنے سابقہ فتووں سے رجوع فرما کر
عوام و خواص اہل سنت کو مزید انتشار و افتراق سے بچا کر احسان فرمائیں گے

خادم اہل سنت حبیب احمد نقشبندی قادری خادم جامعہ اسلامیہ نوریہ کوئٹہ

مدرسہ جامعہ فیض العلوم نقشبندیہ (رجسٹرڈ)

Madarsa Jamia Faiz-ul-Uloom Nakshbandi

Sharea Faiz Uloom, Near Water Supply Tank,
Ghareebabad, Sibbi, Balochistan
Ph.: 413473

شارع فیض العلوم متصل واٹر سپلائی ٹینک
غریب آباد سبی بلوچستان
فون ۴۱۳۴۷۳

۱۴۲۱ھ

حوالہ نمبر: __________ تاریخ: ۱۷ ربیع الثانی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد حضرت مسعود صاحبزادہ محمد زبیر صاحب مدظلہ العالی

احمد پور آباد کے متعدد علماء کرام کے درمیان لفظ "ذنبک" کے متعلق جو نزاع چل رہا تھا وہ بہت ہی نقصان حاصل سنت وجماعت کیلئے پریشان کن تھا۔ الحمد للہ کہ اس نزاع کو حضرت ابوالحسنات محمد اشرف سیالوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے مدبرانہ و حکمت آمیز طور پر فرو فرمایا جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ چونکہ علماء اکابرین نے اندریں مسئلہ تصفیہ فرمایا ہے بنابریں بندہ عاجز انکے فیصلے سے مطمئن ہوکر امیدوار ہے کہ اب کہ آئندہ اس مسئلہ میں مزید چہ میگوئیاں نہیں ہونگی۔ اللہ تعالیٰ علماء اہل سنت کو اتفاق واتحاد سے مشرف فرمائے

آمین ثم آمین

راقم الحروف۔ احقر العباد الوسعہ فتح محمد نقشبندی غفرلہ

مہتمم جامعہ فیض...

20-7-2000

دارالعلوم غوثیہ نورانی

برمہ ہوٹل سریاب روڈ کوئٹہ

تاریخ ۲۰۰۰/۷/۹ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین رحمۃ للعلمین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد میں بحیثیت ایک مسلمان عالم دین کے تمام اہلسنت کے عوام کو اور علماء کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کے وہ ایسے اختلافات اور ان میں الجھنے سے اجتناب کریں جو طاقت ان اختلافات میں صرف ہوتا ہے وہ مسلک اور مذہب کی خدمت پر صرف ہونا چاہئے لہذا میں اپنے پیشرو اور قائدین و اساتذہ کرام و ساتھی علماء کے فیصلہ کو سراہتے ہوئے تائید و توثیق کرتا ہوں کہ انہوں اس مسئلہ کے فرو گذاشت میں اور ختم کرنے میں جو کام کئے ہیں وہ قابل صد تحسین ہے اس سلسلہ میں ذنب مغفور ہے

فقط مولوی محمد قاسم سواسوئی نقشبندی قادری

مہتمم دارالعلوم غوثیہ نورانی برما ہوٹل سریاب روڈ کوئٹہ و نائب ناظم اعلیٰ صوبہ بلوچستان جمعیت علماء پاکستان

[دستخط]

دارالعلوم قادریہ ٹرسٹ رجسٹرڈ نمبر ۳۲۴
نزد ہائی اسکول سریاب ملز سیف اللہ کالونی کوئٹہ۔ فون:
85175

حوالہ نمبر ________ تاریخ ________

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

مفتی ٹرسٹ کے مسئلہ پر جو مناقشہ کافی عرصے سے چل رہا تھا پورے ملک میں عوام و خواص اس کی وجہ سے پریشان تھے الحمد للہ قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی کی نگرانی میں یہ معاملہ اپنے انجام کو پہنچا فخر اہلسنت علامہ محمد اشرف سیالوی زید مجدہ نے جو فیصلہ فرمایا ہے وہ مسلک اہلسنت والجماعت کے مطابق ہے۔

امام اہلسنت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو خیالات محترم جناب صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب کے تھے ان سے رجوع فرما کر امت کو انتشار سے بچایا ملت پر ان کا یہ احسان ہے

اللہ تعالیٰ علماء اہلسنت کو ایک دوسرے کے ساتھ حسد و بغض ختم کرنے اور آپس میں محبت کی توفیق عطا فرمائیں

آمین بجاہ سید المرسلین

والسلام

خادم علماء حق
محمد عباس قادری
مہتمم دارالعلوم قادریہ ٹرسٹ سریاب روڈ
کوئٹہ بلوچستان
85175

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم ۔ اما بعد راقم کو آج [illegible] کو علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی کے فیصلے کی عکسی نقول موصول ہوئیں جو حیدرآباد کے مشہور عالم دین صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر اور ان کے فریق مخالف کے مابین ایک اہم مسئلہ مغفرت ذنب کے متعلق ہے جو گزشتہ کئی سالوں سے فریقین کے درمیان منشاء نزاع بنا ہوا تھا۔ مخدوم تعالیٰ علامہ اشرف سیالوی نے غیر جانبدار رہ کر فریقین کے موقف کو پڑھا اور سنا اور دانشمندانہ فیصلہ صادر فرمایا۔ راقم کو فیصلے کے مندرجات پڑھ کر (جو صاحبزادہ صاحب کے موقف سے متعلق تھے) حیرت بھی ہوئی اور افسوس بھی کہ ایک معمولی سی بات کو ISSUE بنایا گیا اور حق و انصاف کے دامن کو چھوڑ کر محض ذاتی عناد کی خاطر اپنی ساری توانائیاں خرچ کی گئیں اور صاحبزادہ صاحب کو خارج از اسلام قرار دیا گیا حالانکہ روشن سی بات تھی کہ صاحبزادہ صاحب کا موقف یہ تھا کہ آیت زیر بحث میں جو ذنب کی نسبت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف ہے اس کو ظاہر پر محمول کرتے ہوئے بھی توجیہ و تاویل کی جا سکتی ہے جس سے عصمت انبیاء کا مسئلہ برقرار رہ سکتا ہے جیسا کہ انہوں نے عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کیا ہے۔ مگر فریق مخالف پر افسوس کہ جو ممکنہ سوالات صاحبزادہ صاحب سے کئے جا سکتے تھے ان کا جواب دینا تھا وہ سوالات صاحبزادہ صاحب کے ذمے لگا کر انہیں بدنام کیا گیا کہ صاحبزادہ صاحب اس بات کے قائل ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے گناہ کا صدور ممکن ہے اور چند علماء کرام سے انہیں MISGUIDE کر کے تکفیری فتویٰ حاصل کرنے کا ارتکاب کیا ہے۔ یاد رہے کہ مغفرت ذنب کا مسئلہ ایک علمی اور تحقیقی مسئلہ ہے جس پر مفسرین نے عصمت انبیاء کو ملحوظ رکھتے ہوئے کئی تاویلات کی ہیں اور جب کئی تاویلات ہو سکتی ہیں تو پھر کسی ایک تاویل پر جم جانا اور دوسری تاویلات کرنے والوں کو گمراہ قرار دینا نہ صرف افسوسناک پہلو ہے بلکہ جہل مرکب ہے جبکہ صاحبزادہ صاحب نے بار بار اعلان کیا ہے اور لکھا ہے کہ میں انبیاء کرام کی عصمت کا بالعموم اور امام الانبیاء کی عصمت کا بالخصوص قائل ہوں اور میرا عقیدہ یہ ہے کہ نبی سے کسی قسم کا گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ اعلان نبوت سے قبل یا بعد ناممکن ہے نہ عمداً اور نہ ہی خطأً نبی سے گناہ صادر ہو سکتا ہے = اور اگر اس بنا پر کوئی اسلام سے خارج ہو جائے کہ ذنب کی نسبت یا اضافت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کیوں مانتا ہے اگرچہ وہ ظاہر ہی سہی تو ان اکابرین امت کے بارے میں کیا فتویٰ دیا جائے گا جو ظاہراً نسبت ذنب کو مانتے ہوئے تاویل کرتے ہیں جیسا کہ صاحب روح البیان نے نسبت ذنب الی النبی [illegible] چنانچہ آپ آیت زیر بحث کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ لیغفر لک اللہ الخ کا مطلب یہ ہے ـــــ

المعنی لیحفظک و لیعصمک من الذنب المتقدم والمتاخر کیا آپ کی تاویل کو مسترد کر دیا جائے گا؟

پھر حضرت علامہ مفتی احمد یار خان صاحب علیہ الرحمہ کے بارے میں کیا فتویٰ ہوگا جنہوں نے فرمایا کہ یہ
نسبت گنہگاروں کی طرف ہونی چاہیے اور یہ بخشش کے ذمہ دار کی طرف جیسے کہ مقدمہ کسی مجرم کی طرف منسوب
ہوتا ہے اور یہ وکیل کی طرف یہاں نسبت دوسری طرح کی ہے دیکھو مفتی صاحب علیہ الرحمہ بھی نسبت
ذنبا حضور علیہ السلام کی طرف کرتے ہوئے تاویل فرما رہے ہیں لہذا یہ کوئی ایسا مسئلہ نہ تھا جسے
باہم بیٹھ کر حل نہ کیا جا سکتا ہو خاص کر جبکہ اس مسئلہ کی مختلف تاویلات کے ماخذ ہمارے موجود ہیں
تاہم صاحبزادہ صاحب نے وسعت ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی مدظلہ العالی
کے حکم پر اپنے ایسے تمام الفاظ کو غیر مشروط طور پر واپس لے لیا ہے جن سے عوام و خواص اہل سنت
کی دل آزاری ہوئی ہو بلاشبہ اہل علم سے یہی توقع کی جا سکتی ہے کہ جس بات سے امت مسلمہ میں
انتشار و خلفشار پیدا ہو اس سے گریز کیا جائے اور وحدت ملی کو پارہ پارہ ہونے سے بچایا جائے
صاحبزادہ ڈاکٹر ابو الخیر محمد زبیر مدظلہ العالی کا یہ اقدام عوام و خواص اہل سنت کیلئے مستحسن ہے —
اور قابل تقلید بھی - ہم فریق مخالف سے بھی یہی توقع رکھتے ہیں کہ وہ بھی اکابرین اہل سنت کے
فیصلہ کو صدق دل سے تسلیم کرتے ہوئے اور ان کی رائے کا احترام کرتے ہوئے اس مسئلہ کو ہمیشہ کیلئے
بالائے طاق رکھیں گے اور آئندہ کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں گے جس سے کسی کی دل آزاری ہو یا
کسی کی شخصیت مجروح ہو خاص کر اس دور میں جبکہ بد عقیدگی کا سیلاب محیط ہوتا جا رہا ہے
ہم ان اکابرین اہل سنت کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اس مسئلہ کو [illegible] کیا —
اور مشترکہ [illegible] اور اس نتیجہ [illegible] کے CLOSE کو CHAPTER کیا ——— —

ذراسی بات تھی اندیشہ عجم نے جسے بڑھا دیا فقط زیب داستاں کیلئے

جزاہم اللہ عنا خیر الجزا

مفتی محمود احمد صدیقی

ذراسی بات تھی اندیشہ عجم نے جسے بڑھا دیا فقط زیب داستاں کیلئے

راقم اس فیصلہ کی مندرجات کی تصدیق کرتا ہے اور اس فیصلہ کو غیر جانبدار مبنی بر حقیقت سمجھتا ہے —

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

کا ذیلی ادارہ :- دارالعلوم محمدیہ غوثیہ راولاکوٹ (نزد کچہری)

حوالہ نمبر ——————　　　　بتاریخ ——————

تصدیق نامہ

احقر جناب صاحبزادہ صاحب کی کتاب "مغفرت ذنب" سے متعلق جناب علامہ اشرف سیالوی صاحب کے فیصلہ کی بھرپور تائید کرنا اپنا دینی فریضہ سمجھتا ہے۔

درحقیقت آیت مغفرت ذنب کے بارہ میں صحیح العقیدہ اور محقق علماء کی مختلف آراء رہی ہیں۔ جناب صاحبزادہ صاحب نے ان میں سے ایک موقف کو دلائل کی بنیاد پر اختیار کیا۔ یہ اگرچہ ایک خالص علمی موضوع تھا مگر آپکے ساتھ معاصرانہ رقابت اور معاندانہ مخاصمت رکھنے والے ایک مخصوص گروہ نے ایسے آپ کی کردار کشی کیلئے ایک نادر موقعہ سمجھ کر خوب اچھالا۔ چونکہ یہ اہلسنت کے لئے ایک نازک اور حساس موضوع تھا اس لئے آپکے مخالفین کو عوام و خواص اہلسنت کو برانگیختہ کرنے اور کھل کھیلنے کا موقعہ ہاتھ آ گیا۔

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اگر جناب صاحبزادہ صاحب کے اسلوب نگارش یا آداب کی رعایت کے بارہ میں کسی کو کوئی اختلاف تھا تو تضلیل و تفسیق اور فتویٰ بازی کے بجائے اسی پہلو کی نشاندہی کی جاتی اور معاملہ کو اسی حد تک محدود رکھا جاتا مگر افسوس کہ بالعمد غیر ضروری خلط بحث کے ذریعے ایسے الجھانے کی سعی نامسعود کی گئی جس پر اہلسنت [illegible] مند اور غیر جانبدار حلقے انتہائی تشویش و اضطراب کا شکار تھے۔

الحمد للہ علامہ اشرف سیالوی صاحب کے فیصلہ [illegible] بدہ علماء کی اس فیصلے متعلق توثیقات منظر عام پر آنے کے بعد یہ امید [illegible] ہے کہ یہ معاملہ ہمیشہ کیلئے طاق نسیان کی زینت بنا لیا جائیگا۔

عبدالقدوس خان
مہتمم جامعہ محمدیہ راولاکوٹ

جامعہ مجددیہ
انور آباد ... سیالکوٹ

تصدیق نامہ

خاکسار جناب حضرت علامہ ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب اور دیگر جید علماء اہلسنت کے درمیان "مغفرت ذنب" پر طویل عرصہ سے جو ایک تنازعہ چل رہا تھا حضرت علامہ مولانا اشرف سیالوی صاحب جیسے محقق اور مستند عالم دین نے اس مسئلے کے تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر جو فیصلہ صادر فرمایا وہ انتہائی متوازن اور مبنی بر حقیقت ہے۔ فقیر اس فیصلہ سے مکمل اتفاق کرتا ہے۔

خان گل خان۔ سابق صدر انجمن اساتذہ جموں و کشمیر
حال لیکچرار اسلامیات گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج
راولاکوٹ آزاد کشمیر
خطیب جامع مسجد شریف کھڑمہ آزاد کشمیر

8/9/2000

عدیم پبلیکیشنز
عدیم پبلشنگ ہاؤس
12، گلاب شاہ، گاڑی کھاتہ، حیدرآباد۔
مطبوعہ: دی پرنٹنگ ماسٹرز، حیدرآباد۔ فون: 20767